عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا
○ سید حسین احمد مدنی ○
قدس سرہ

دیکھنا! صحابہ کرامؓ کی
شان میں گستاخی کرکے اپنی
دنیا و آخرت
تباہ نہ کرلینا

تاجدار ختم نبوت حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال کامیابی کا راز

نسخہ شفا
امیروں اور غریبوں کیلئے یکساں مفید
صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

میں قادیانی کیوں نہ بنا؟
قادیانیوں نے بہت ڈورے ڈالے
لیکن خدا کی رحمت میرے شامل حال رہی۔
قادیانی مربی اپنا سا منہ لیکر رہ گیا!

مرزا طاہر
پاکستان سے
کیوں بھاگا

بزم ختم نبوت

ایمنسٹی انٹرنیشنل کہاں ہے؟

محمد طاہر رزاق لاہور

بلغاریہ کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی پڑی ہے۔ فرزندان اسلام کو اسلام چھوڑنے اور کفر اپنانے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ معراج المومنین "نماز" پر پابندی ہے۔ کعبہ کی بیٹی میں غلاظتیں پھینکی جا رہی ہیں۔ غرض کہ اسلامیان بلغاریہ کو کہا جا رہا ہے کہ اگر اس ملک میں رہنا ہے تو اسلام کے بغیر رہو۔ بلغاریہ کی متشدد کمیونسٹ ریاست کے مظالم سے بچاتے ہوئے مسلمان بلغاریہ سے ہجرت کرکے ترکی آ رہے ہیں۔ عالی شان مکانوں میں رہنے والے۔ خیموں میں رہائش رکھے ہوئے ہیں۔ نازوں میں پلے ہوئے بچے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ عورتیں چیخ و پکار کر رہی ہیں۔ بوڑھے مجسمہ غم بنے بیٹھے ہیں۔ اور اس ظلم عظیم کے خلاف مزاحمت کرنے والے مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا جا رہا ہے۔

لیکن تحفظ انسانی کے چمپئن اور انسانیت انسانیت کا درد کرنے والی تنظیمیں انسانیت پہ ہونے والے اس سانحہ پہ لبوں پر مہر سکوت لگائے بیٹھی ہیں۔ پچھلے دنوں تحفظ انسانی حقوق کی دعویدار تنظیم "ایمنسٹی انٹرنیشنل" کا ایک وفد پاکستان آیا اس نے وزیر اعظم محترمہ بینظیر بھٹو اور دیگر اہم شخصیات سے ملاقات کی۔ اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کے حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ انہیں معاشرہ میں ان کے حقوق دیئے جائیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا ظلم ہے۔ اس لئے انہیں دوبارہ مسلمان تسلیم کیا جائے۔ حالانکہ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا لیکن ایمنسٹی انٹرنیشنل قادیانیوں کی ہمدردی اور وکالت میں اس قدر سرگرم ہے کہ نہ اسے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کا پاس ہے۔ اور نہ آئین پاکستان کے تقدس کا خیال، وہ تو کھلم کھلا پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے پر تلی ہوئی ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قادیانی پاکستان میں پہلے ہی مسلمانوں کے حقوق غصب کئے کلیدی عہدوں پر فائز ہیں۔ اور ٹھاٹھ سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کیا ایمنسٹی انٹرنیشنل صرف یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں کے حقوق کی محافظ تنظیم ہے یا ساری انسانیت کی؟ ایمنسٹی انٹرنیشنل کو مزے میں بیٹھے ہوئے قادیانیوں کے حقوق کا تو بہت فکر ہے۔ لیکن کیا افغانستان میں ذبح ہوتی ہوئی انسانیت مقبوضہ کشمیر میں غلام انسانیت، فلسطین میں مجروح انسانیت، بخارا و سمرقند میں زنجیروں میں جکڑی انسانیت اور بلغاریہ میں روتی ہوئی انسانیت اسے نظر نہیں آتی؟ انسانی حقوق کی حفاظت کے دعوے دارو! بلغاریہ کے بے کس و بے بس مسلمان پوچھتے ہیں تو ایمنسٹی انٹرنیشنل کہاں ہے؟ جواب دو! وہ آنکھیں کھولے تمہاری راہ تک رہے ہیں۔

قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے

از نصر من اللہ چترالی کراچی

حکومت سے مطالبہ:- قادیانیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے خصوصاً صوبہ سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس قادیانی کو فوری طور پر عہدے سے معزول کیا جائے۔ تمام مسلمانوں کے متفقہ فیصلے سے بھٹو کے دور حکومت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ لہٰذا قادیانیوں یا مرزائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس مملکت اسلامیہ کے اندر اپنے گمراہ کن عقائد کی اشاعت کریں۔ اور سرکار دو عالم ﷺ کی شان مقدس میں انتہائی توہین آمیز کلمات استعمال کریں۔

مضمون پسند آیا

ماجد ربانی چکیاہ مانسہرہ

گذشتہ دنوں آپ کا انٹرنیشنل ہفت روزہ ختم نبوت نظر سے گزرا۔ جس میں حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر جو مضمون حضرت ابن عباسؓ کی نظر میں تھا۔ بڑا ہی عمدہ مضمون تھا۔ پڑھ کر معلومات میں اضافہ ہوا۔ میں نے اس مضمون کو اپنے پاس بطور یادگار رکھا۔

طلباء کا حکومت پاکستان سے مطالبہ

منیر احمد ساجد چک دسیام ہٹیاں راجووال

قادیانیوں کو کس صلہ میں عہدوں سے نوازا جا رہا ہے۔ نیز:- ہماری حکومت میں کہاں کا انصاف ہے۔ جو غریب لوگ جتنا بھی پڑھ لکھ جائیں انہیں ملازمت کے حصول کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھانا پڑتی ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ بھی گریجویٹ ہوتے ہیں۔ ان کے پاس ڈگریاں

باقی صفحہ ۲۴ پر

ہفت روزہ ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE

اشاعت ۲۴ تا ۳۰ ربیع الثانی ۱۴۱۰ھ
مطابق ۲۴ نومبر تا ۳۰ نومبر ۱۹۸۹ شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر 24

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

اِس شمارے میں

(۱) مرزا طاہر کے بھاگنے کی وجہ ____ (۵)
(۲) آنحضرتؐ کی لازوال کامیابی کا راز ____ (۶)
(۳) دیکھنا اصحابہؓ کی گستاخی نہ کرنا ____ (۸)
(۴) یہودیوں کا قبول اسلام ____ (۱۰)
(۵) شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ ____ (۱۲)
(۶) مسائل ____ (۱۴)
(۷) میں قادیانی کیوں نہ بنا ____ (۱۵)
(۸) نسخہ شفاء ____ (۱۷)
(۹) ظالم کون؟ ____ (۱۹)

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۔ ۷۴۸۰۰
فون نمبر: ۷۷۱۲۹۷۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ
سالانہ ____ ۱۵۰ روپے
ششماہی ____ ۷۵ روپے
سہ ماہی ____ ۳۵ روپے
فی پرچہ ____ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۹۳
کراچی پاکستان

سرپرستان
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ____ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود او یوسف صاحب ____ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ____ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ____ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ____ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ____ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ____ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ____ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید الرحمٰن آنگار صاحب ____ فرانس

نارتھ امریکہ
- وینکوور ____ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ____ عامر رشید
- وینی پیگ ____ میاں احمد
- ٹورنٹو ____ حافظ سعید احمد
- مونٹریال ____ آفتاب احمد
- واشنگٹن ____ کرامت اللہ
- شکاگو ____ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ____ خرم رشید
- سیکرامنٹو ____ چوہدری محمد شریف گوندل

بیرون ملک نمائندے
- قطر ____ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- دوبئی ____ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ____ قاری وصیف الرحمٰن
- برما ____ محمود یوسف
- بارباڈوس ____ اسماعیل قاضی
- سوئٹزرلینڈ ____ اے کیو انصاری
- برطانیہ ____ محمد اقبال
- اسپین ____ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ____ محمد ادریس
- ناروے ____ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ____ محمد زبیر افریقی
- ماریشس ____ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ____ اسماعیل ناخدا
- ری یونین فرانس ____ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ____ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ____ مشتاق الرحمٰن
- سنگاپور ____ سید زبیر حسن بخاری

حمد باری تعالیٰ جل جلالہ

جناب شاہد الوری

تری حکمت کا مظہر کل جہاں ہے
نہاں جتنا ہے اتنا ہی عیاں ہے
تری ہی شان قدرت کا نشاں ہے
جہان گل میں جو ذرّہ جہاں ہے
تری مظہر ہے خود تیری اکائی
یہاں تیرے سوا کوئی کہاں ہے
ہر اک شئی سے ہویدا تیری قدرت
ہر اک لب حمد میں رطب اللساں ہے
تری جلوہ گری اللہ اکبر
عجب رمز صدائے کن فکاں ہے
محمد حامد و محمود سب ہیں
تری ہی حمد کا سر نہاں ہے
ترا اک بندہ عاجز ہے شاہد
تری ہی رحمت اس کی پاسباں ہے

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جناب پروفیسر ڈاکٹر احمد کمال انصاری

نہ ہم الگ ہیں نہ مینائے لالہ فام الگ
نہ مے الگ ہے نہ ساقی خوش خرام الگ
جہاں کا طرز جدا آپ کا پیام الگ
حضور حق سے ملا آپؐ کو نظام الگ
منیر و نور و شفیع الوریٰ، شہ بطحا
درود تجھ پہ الگ ہو مرا سلام الگ
میرے شفیع و حفی میرے ساقی کوثر
عطا ہو دست کرم سے مجھے بھی جام الگ
ہیں آپؐ سارے رسولوں میں اسطرح ممتاز
کہ جیسے چاند کا تاروں میں ہے مقام الگ
مشام جان یہ معطر ہے کس کی نکہت ہے؟
مثال مشک جو مہکا ترا کلام الگ
یہی ہے میری دعا اے میرے رؤف و رحیم
رہے نہ خلد میں تجھ سے ترا غلام الگ
خزاں کا ذکر بھلا اور کوئے یار کمال
یہاں ہے باد بہاری کا اہتمام الگ

اداریہ

قادیانی پیشوا مرزا طاہر کے پاکستان سے بھاگنے کی اصل وجہ

مرزا طاہر کو بھاگے ہوئے عرصہ بیت گیا۔ لیکن وہ نہ تو خود آیا۔ اور نہ ہی پاکستان کے عوام اس نام کے طاہر حقیقتاً "نجس العین" کو اس پاک دھرتی پر برداشت کر سکتے ہیں

مرزا طاہر جب یہاں سے بھاگا تو اس وقت امتناع قادیانیت آرڈیننس نافذ ہوا تھا جس کے تحت قادیانیوں پر

۱ - اپنے مرزائیوں میں اذان دینے کی ممانعت ہو گئی۔

۲ - مرزا طاہر کے نام کے ساتھ "خلیفۃ المسیح الرابع" کا لاحقہ خطرے میں پڑ گیا وہ یہاں بیٹھ کر ایسا نہیں لکھ سکتا تھا یہی اصلی دھندہ ہے جس سے وہ سادہ لوح قادیانیوں پر چندے کا پھندا ڈالتا تھا اس طرح یہ تجارت خطرے میں پڑ گئی تو وہ بھاگ گیا۔

۳ - قادیانی جماعت کا سابقہ کردار شاہد ہے کہ یہ انگریز یہود کی جاسوس جماعت ہے یہ جاسوسی اسلام اور مسلمان کا لیبل لگا کر ہی ہو سکتی تھی امتناع قادیانیت آرڈیننس کے بعد وہ خود کو کسی بھی انداز میں مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے تھے پاکستان جیسے مسلم ملک میں بیٹھ کر تو ان کے لیے ناممکن ہو گیا تھا کہ وہ جاسوسی کریں۔

۴ - مرزا قادیانی دجال و ملعون کو تا۔ بانی ایک مصلح کے روپ میں نہیں بلکہ نبی بنا کر پیش کرتے ہیں کہیں مسیح لکھدیا اور کہیں مہدی ظاہر کر دیا اب وہ اسے نبی نہیں لکھ سکتے مرزا طاہر اور دائل فیملی کے لیے یہ پابندی بھی تجارتی خسارے کا باعث بن گئی۔

۵ - مرزا قادیانی اور اس کی ساری رذائل فیملی ساری کی ساری عیاش اور بدمعاش ہے حدود آرڈیننس کے نفاذ سے ان کی عیاشیاں اور بدمعاشیاں خطرے میں پڑ گئیں تھیں اور ربوہ کے "اس بازار" (ایوان دار الخلافت) کے دھندے میں مندے کا رجحان پیدا ہو گیا تھا یہ ہمارا الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا چنانچہ

۶ - مرزا طاہر کا دادا مرزا قادیانی اپنے پاس ہر وقت بیس تیس عورتیں رکھتا تھا جو اس کی مٹھی چاپی کے علاوہ دوسری خدمت بھی انجام دیا کرتیں تھیں ، یہاں تک کے مرزا کی موجودگی میں ننگی ہو کر غسل کرتی تھیں

بھانو نام کی لڑکی گول منہ والی اور دائی اور جیسے منہ والی لڑکی تو مشہور ہیں جن کا تذکرہ مرزا کے بیٹے بشیر ایم اے نے سیرت المہدی میں کیا ہے۔

۷ - مرزا محمود جو "مصلح موعود" ہونے کا دعویدار تھا اس کی عیاشیوں کے قصے تو اتنے مشہور ہیں کہ جو

کسی صنم کدے میں بیان کریں تو کہیں صنم بھی ہری ہری ہے

اس کا عیاشانہ کردار دیکھنے کے لیے "شہر سدوم" ، "کمالات محمودی" ، "تاریخ محمودیت" اور ڈیرہ غازی خان سے شائع ہونے والا ایک پمفلٹ "پسر باپ کے بارے میں بیٹے سے خط و کتابت" کا مطالعہ ہی کافی ہو گا ان کتابوں میں بیان حلفی شامل ہیں اور مرزا محمود کی عیاشیوں پر اسے اور قادیانیوں کو مباہلے کے چیلنج دیئے گئے ہیں جنہیں قبول کرنے کی جرأت کسی کو نہیں ہوئی۔

۸ - مرزا محمود یورپ کے دورے پر گیا تو ظفر اللہ قادیانی سے وہاں کا عریاں حصہ دیکھنے کی فرمائش کی جو ظفر اللہ قادیانی نے پوری کی اور اس نے انگریز میموں کو غسل کرتے ہوئے دیکھا مرزا محمود کیسا تھا کیا نہیں خود اپنی حقیقت اس نے اس شعر میں بیان کی ہے۔

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا ،
سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

۹ - مرزا ناصر جو مرزا محمود کا جانشین بنا اس کی عیاشی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا ایک مرید اپنی لڑکی کے رشتے کے بارے میں مرزا ناصر سے "خدائی فیصلہ" لینے آیا اس نے نوجوان لڑکوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست تھما دی کہ ان میں سے جو پسند ہو اس کی اجازت عنایت فرمائیں مرزا ناصر نے وہ فہرست رکھ لی اور دوسرے دن آنے کو کہا وہ صاحب جب دوسرے روز پہنچے تو فہرست سے سب کے نام کاٹ دیئے اور اپنا نام لکھ دیا اور کہا کہ۔

باقی صفحہ ۲۰ پر

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

لازوال کامیابی کا راز

ن ص ۔ حیات

مغربی دنیا کے ایک غیر مسلم پبلشر نے حال میں ایک کٹر عیسائی مصنف کی مشہور کتاب "سو بڑے آدمی" شائع کی ہے جس میں دلائل و شواہد سے ثابت کیا گیا ہے کہ نوع انسانی میں ان سو سے زیادہ کوئی بڑا آدمی پیدا نہیں ہوا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سر فہرست ہیں۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اگرچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پکا عقیدتمند ہے لیکن انکے بارے میں وجہ شہرت صرف ماورائی واقعات ہیں جو ان کے بعد باقی نہ رہے۔ اس نے مزید کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فطری زندگی گزاری، اور انہوں نے اپنے فطری ذرائع و کمال سے ایک عظیم انسانی معاشرہ تشکیل دیا جو زمانہ کے فطری نشیب و فراز کے باوجود کسی نہ کسی شکل میں باقی ہے۔ اسی کا کہنا ہے کہ پیغمبر اسلام کے عروج میں ماورائی واقعات نظر نہیں آتے بلکہ ان کے فطری ذرائع و کمال پر آج بھی عمل کیا جائے تو معاشرہ اسی فلاحی انقلاب سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

اگر یہ دریافت کیا جائے کہ آیا ایک جملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان فطری ذرائع و کمال کو بیان کیا جا سکتا ہے جن سے معاشرہ پاکیزہ تہذیب، عروج و خوشحالی اور امن و سکون سے ہمکنار ہو گیا، تو وہ ہے خود رب جلیل کی نازل کردہ سورہ نحل کی آیت مبارکہ (۹۰):

ان اللّٰہ یامر بالعدل و الاحسان وایتآئ ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشآء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ٥

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی بے حیائی اور مطلق برائی اور ظلم و زیادتی کرنے سے منع کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو یہ اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ نصیحت قبول کرو۔"

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے کہ قرآن حکیم کی جامع ترین آیت کریمہ یہی ہے۔ صدیوں سے جمعہ و عیدین کے خطبوں کے آخر میں یہ آیت مبارکہ ضرور تلاوت کی جاتی ہے۔ نبی مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے بھی ثابت کر دکھایا کہ اس آیت کریمہ میں جن تین چیزوں کا حکم دیا گیا ہے یعنی عدل، احسان اور رشتہ داروں کے ساتھ مادی و اخلاقی حسن سلوک اور جن تین چیزوں سے منع فرمایا گیا ہے یعنی کھلی بے حیائی، ہر برا کام اور ظلم و زیادتی وہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی مکمل فلاح کا نسخہ اکسیر ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوع انسانی کو اس حقیقت سے روشناس کرایا کہ دنیا میں امن و امان کا قیام اور ظلم اور برائیوں کا انسداد عدل و احسان کے بغیر ناممکن ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عہد سے قبل اس سلسلہ میں جو کچھ دنیا نے دیکھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قانون تھا جو بالکل عدل و انصاف پر مبنی تھا اور اس میں احسان و درگزر کی اخلاقی کشش نظر نہ آتی تھی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام مجسم احسان و درگزر کا پیام بن کر آئے مگر وہاں عدل و انصاف قائم کرنے کی روح نہ تھی۔ دنیا ایک ایسے دین کی شدت سے منتظر تھی جو ان دونوں کا جامع ہو۔ نبی آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے مبعوث کیا گیا اور آپؐ نے ان دونوں بکھری ہوئی کڑیوں کو باہم ملا دیا۔

یہ آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا لافانی پہلو ہے کہ آپؐ عدل و احسان اور نیکیوں کے علمبردار معاشرہ کا اتنا بڑا انقلاب اس قدر سرعت سے لائے لیکن قانون سے ہٹ کر کام لینے کی ایک مثال بھی نہیں ملتی۔ ایک تحقیق کے مطابق قرآن مجید میں ۲۰۰ آیت کریمہ ایسی ہیں جن میں مذکورہ صفات پر مبنی معاشرہ کے قیام کے لئے قوانین درج ہیں۔ بقیہ شریعت یا قوانین کا بڑا حصہ بحکم الٰہی رسالتمآبؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا عطا کردہ ہے۔ اس سلسلہ میں آنحضرتؐ کے ارشادات گرامی کے مطابق حسب ذیل انتظامات کئے گئے ہیں:

۱ : سربراہ حکومت تک بھی قانون سے بالاتر نہ رہا اور طلبی پر اسے بھی قاضی کے سامنے حاضر ہو کر جوابدہی کرنا لازم ہو گیا (اور اگر جرم ثابت ہو گیا تو اسے بھی وہی سزا ملے گی جو ایک عام شہری کو مل سکتی ہے)۔

۲ : کسی حاکم کے لئے اپنوں کے سوا کسی اور سے تحفہ لینے کی بھی ممانعت کر دی گئی۔

۳ : رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں مجرم اور جہنمی قرار دیئے گئے۔

۴ : آنحضرتؐ نے قاضیوں کو تاکید کی کہ ہر مقدمہ کے دونوں فریقوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے اور دونوں کا بیان سننے کے بعد فیصلہ دیا جائے۔

۵ : آنحضرتؐ نے قاضی کو فیصلہ دینے سے منع فرمایا اگر وہ غصہ یا اپنے آپے میں نہ ہو۔

۶ : آپؐ نے قاضیوں کی تقرری میں ایک خاص معیار علم، معیار تقویٰ اور معیار کردار مقرر کر دیا۔

۷ : آپؐ نے ان لوگوں کی گواہی ناقابل اعتماد قرار دیدی جو کسی فریق کے ماتحت یا رشتہ دار ہوں یا کسی فریق سے عداوت رکھتے ہوں۔

۸ : آپؐ نے فرمایا کہ ایک منصف کے لئے بہتر ہے کہ وہ غلطی سے مجرم کو بری کرے، بہ نسبت اس کے کہ وہ غلطی سے کسی کو سزا دیدے۔

۹ : آپؐ نے سفارش کی مذمت کی اور فرمایا کہ جو شخص اللہ کی طرف سے مقرر کردہ سزاؤں میں نرمی برتنے کی سفارش کرتا ہے وہ گویا اللہ کی مخالفت

کرتا ہے۔

10: آپؐ نے فرمان صادر کیا: اللہ کے مقرر کردہ قوانین کو دور یا قریب کے رشتہ دار، غیر رشتہ دار، قوی و ضعیف سب پر یکساں جاری کرو۔ اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔

11: آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے قومیں اسی لئے ہلاک کردی گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تو لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور پھر جب کوئی معمولی آدمی جرم کرتا تو اسے سزا دیتے۔

12: انصاف آسان ہو، فوری ہو، بلا خرچ اور بے لاگ ہو۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی۔ ایسا کہ سزا پانے والا مجرم بھی پکار اٹھے کہ بے شک یہی انصاف ہے۔

13: سزا عوام کی نظروں کے سامنے ہو تاکہ وہ شر کی طرف ہمت نہ کریں اور عبرت پکڑیں۔

بہرکیف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن یہی تھا کہ انسانی نفس کی اصلاح اس حد تک ہو جائے کہ دنیا میں امن و امان قائم ہو، شر کو ابھرنے کا موقع نہ ملے اور تمام خیر ہی خیر نظر آئے۔ لہٰذا آپؐ کا حکم تھا کہ موقع و مصلحت دیکھ کر احسان سے یعنی حسن سلوک سے اصلاح کرو اور دلوں کو مسخر کرلو۔ دراصل عدل کسی کی رو رعایت نہیں کرتا۔ جتنا کسی کا حق بنتا ہے اتنا ہی اس کو دیتا ہے خواہ اس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا راحت۔ لیکن احسان اس سے آگے کی منزل ہے اس میں قانونی حق کے علاوہ بھی کچھ عطا کیا جاتا ہے اور بسا اوقات تو یہ عفو و درگزر کا مترادف ہو جاتا ہے۔

بناء بریں آپؐ نے حکام کو یوں مخاطب فرمایا: مرتبہ کے لحاظ سے سب سے بہتر بندہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ امیر سلطنت ہے جو عادل ہو اور رحم دل بھی ہو اور بدترین انسان اللہ کے نزدیک وہ امیر ہے جو ظالم ہو اور بے رحم ہو۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کے کسی حصہ کا نگران بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں، افلاس اور فقر سے چشم پوشی کرے تو قیامت کے دن اسکی ضرورتوں سے اللہ چشم پوشی کرے گا۔"

احسان اور حسن سلوک کے سلسلے میں حضرت ابوذرؓ نے رسالت مآبؐ سے دریافت کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بتلایئے۔ فرمایا: جو روزی اللہ نے دی ہے اس میں سے دوسروں کو بھی دے۔ عرض کیا اگر کوئی خود مفلس ہو تو؟ فرمایا اپنی زبان سے نیک کام کرے۔ عرض کیا اگر اس کی زبان معذور ہو؟ فرمایا ضعیف کی مدد کرے۔ عرض کی اگر وہ خود ضعیف ہو؟ فرمایا جس کو کوئی کام نہ آتا ہو اس کا کام کردے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو اپنی ایذارسانی سے لوگوں کو محفوظ رکھے"۔

مثالی معاشرہ کی تشکیل میں آپؐ کا ارشاد گرامی ہے: دوسروں کی بھلائی کے جواب میں بھلائی اور دوسروں کے ظلم کے جواب میں ظلم یہ تو ہوتا ہی ہے۔ بات تو تب ہے اگر وہ برائی کریں تب بھی اپنے بدخواہوں اور دشمنوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو"۔ اسی صفت نے وہ نصف دنیا جو ظلم کی چکی پس رہی تھی، اسلام کا شیدائی بنادیا اور تیس برس کی قلیل مدت میں وہاں اسلام کا پرچم لہرانے لگا۔

معاشرہ کو کامیابی اور توانائی سے ہمکنار کرنے میں ایک خوشحال اور دکھ سکھ میں برابر کا ساتھی خاندانی نظام فیصلہ کن کردار انجام دیتا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے ذریعہ انسان کو اپنے والدین سمیت رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک پر بیش از بیش زور دیا ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو اس کا فرض ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ ماں باپ کی نسبت سے رشتہ داروں کے ساتھ محبت و الفت اور ان کو اپنی دولت و آسائش میں شریک کرنے کو صلہ رحمی کہا جاتا ہے ارشاد نبویؐ ہے کہ اصل صلہ رحمی یہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار تجھ سے قطع تعلق کرے تو تو اس سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کر اور صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ قطع تعلق کرنیوالے سے تو بھی روٹھ کر بیٹھ جائے۔

دراصل اللہ کے نزدیک وہ اسلامی خاندان ہی نہیں ہے کہ ایک شخص کوٹھیاں تعمیر کرے اور اس کے رشتہ داروں کو ایک چھوٹا سا مکان بھی نصیب نہ ہو۔ رشتہ داروں کو انفاق میں اولیت دینے کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ اسلام اقربا پرستی کی تعلیم دیتا ہے بلکہ معاشرہ کو خوشحال اور متحد بنانے کے لئے یہ ایک منظم، سائنٹفک اور فطری طریقہ کار ہے۔ اسلام نے معاشرہ کو خاندان کی بنیاد پر تشکیل کیا ہے۔ جب ہر خاندان خود کو خود کفیل بنائے گا تو پورا معاشرہ منطقی طور پر خود کفالت حاصل کرے گا۔

برائیاں اسی وقت جنم لیتی ہیں جب انسان عزت نفس کا خیال نہ کرے اور بے حیا ہو کر کسی کام کو کر گزرنے یا وہ یہ سوچے کہ چلو اس کام کو کرلوں کون دیکھ رہا ہے یا دیکھ بھی رہا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بے حیائی جو اقوام کو تباہ کردیتی ہے دو باتوں سے پیدا ہوتی ہے۔ ایک تو مواخذہ سے بے خوفی اور دوسرے نفس کی ڈھیل، اور لاپرواہی۔ دین اسلام نے نماز متعارف کی جس کے پابند شخص میں مواخذہ سے بے خوفی ہو ہی نہیں سکتی۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جس ہستی کے آگے سربسجود ہے وہ علیم بھی ہے، خبیر بھی ہے، عادل بھی ہے اور مالک یوم الدین بھی ہے اس سے ظاہر اور پوشیدہ کچھ چھپا ہوا نہیں ہے بلکہ اس کے سامنے سب کچھ عیاں ہے۔ پھر اس کی گرفت بھی معمولی نہیں ہے اور اس کے پاس کوئی سفارش بھی کام نہیں آتی۔

ظلم و زیادتی کا ایک بہت بڑا سبب نسل پرستی اور قوم پرستی ہے جس کا انسداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تاریخ ساز الفاظ سے فرمایا: "کسی عربی کو غیر عربی پر، اور کسی غیر عربی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے اور نہ کسی سفید رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر، نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سفید رنگ والے پر کوئی ترجیح ہے۔ الا تقویٰ اور خدا ترسی کی بنیاد پر"۔

فحاشی، برائیوں اور ظلم و زیادتی کا ایک اور بڑا سبب یہ ہے کہ حلال کی تمیز نہ ہو نہ حرام کی۔ چوری، ڈاکہ، رشوت، چور بازاری، ملاوٹ، اسمگلنگ اور غرض ہر ناجائز ذرائع سے جو بھی حاصل ہو لیتا رہے۔ آپؐ نے اس سلسلہ میں اصلاح کرتے ہوئے فرمایا: "حرام چیز دینے سے پرہیز کرو تو تم سب سے زیادہ عبادت کرنے والے ہو جاؤ گے۔ جو بھی اللہ کی طرف سے ملتا ہے

(باقی صفحہ ۲۶ پر)

عذاب الاعمال فی مسخ الاشکال

عظمت صحابہ کرامؓ

دیکھنا! صحابہ کرامؓ کی گستاخی کرکے اپنی دنیا و آخرت تباہ نہ کرلینا

تحریر
محمد اقبال
حیدر آباد

ہر گناہ جو انسان سے صادر ہوتا ہے۔ اس کی ایک معنوی صورت ہوتی ہے۔ جب اس گناہ پر بار بار اصرار کیا جاتا ہے۔ تو یہ صورت گناہ باطنی حجاب میں مرکب ہو کر کسی نوع بہائم کی صورت میں جو اس کے مشابہ ہوتی ہے۔ متشکل ہو جاتی ہے۔ معنوی خفی حجاب کی وجہ سے عوام کی نگاہیں اس صورت بہیمہ کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ ہاں صرف اہل فراست عارف لوگ اس کی شکل پہچان لیتے ہیں۔ یہ باطنی مسخ کہلاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ یوں بھی کرتے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کی عبرت کے لئے کسی باطنی مسخ شدہ صورت کو اس کی اصلی صورت پر غالب کرکے حیوان مثل خنزیر اور بندر بنا دیتے ہیں۔

علامہ امام ابن قیم اپنی کتاب الجواب الکافی ص۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ جل شانہٗ (قرآن مجید میں) بے دین، بد عمل سرکش لوگوں کو کبھی گدھوں سے اور کبھی کتوں اور چوپاؤں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہ مشابہت باطن میں (ان کی بدعملی کی وجہ سے) قوی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ مخفی لباس میں اپنی اصلی صورت پر آجاتی ہے۔ جیسے اہل فراست عارف لوگ ہی ادراک کر سکتے ہیں۔ ہاں جب اس کا اعمال میں ظہور ہوتا ہے۔ تو اس کے افعال سے ہر کوئی پہچان لیتا ہے۔ پھر صورت مشابہت رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے حتیٰ کہ بڑی ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حقیقتاً منقلب ہو جاتی ہے۔ اسے کامل مسخ کہتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں۔ اس کی باطنی مسخ شدہ صورت کو اس کی اصلی انسانی صورت پر غالب کر دیتے ہیں۔ جیسے یہود وغیرہ کے ساتھ کیا گیا۔ کہ بندروں کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ اور ایسا ہی امت کے بعض لوگوں سے بھی کریں گے۔ کہ ان کی شکلیں خنزیر اور بندروں کی شکل میں مسخ کر دیں گے۔ اور حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ اس امت کے بعض لوگوں کی شکلیں مسخ ہوں گی۔

ائمہ محققین نے لکھا ہے کہ ہر باطل عقیدہ رکھنے والے کی باطنی شکل و صورت مسخ ہوتی ہیں۔ خصوصاً جو صحابہ کرامؓ کی توہین اور تحقیر کرتے ہیں۔ ان کی باطنی شکل خنزیر کی صورت میں ہوتی ہے۔

مسلمانوں کی عبرت کے لئے مستند کتابوں سے چند ایسے واقعات لکھتا ہوں۔ جن میں بعض لوگوں کی توہین صحابہؓ کی وجہ سے دنیا اور قبر میں مسخ ہونے کا ذکر ہے۔

حضرات امام شعرانی اپنی کتاب المنن الکبریٰ میں حضرت علامہ عبدالغفار توحیؒ سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ اس کی عورت اور اس کا بیٹا اسے منع کیا کرتا تھا۔ لیکن وہ اپنی شرارت سے باز نہ آتا تھا۔ بلکہ انہیں مجبور کرتا تھا خدا کے غضب سے اس کی صورت خنزیر کی صورت میں بدل گئی۔ اس کے گلے میں اس کے لڑکے نے زنجیر ڈال کر اس کو اپنی دوکان میں باندھ رکھا تھا۔ اور وہ خنزیر کی طرح چنگھاڑتا تھا۔ ہمسایہ لوگ اس کی آواز کو سنا کرتے تھے۔ کئی دنوں کے بعد وہ مر گیا۔ اس کے بیٹے نے اس کو ایک گندے گڑھے میں پھینک دیا۔ علامہ شیخ محب الدین طبری فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے ذکر کیا۔ تو میں اس کے بیٹے سے ملا۔ اس نے اپنے والد کا یہ حیرت انگیز واقعہ سنایا۔ اس نے کہا میرا والد مجھے بھی اسے چیز پر مجبور کرتا تھا۔ اور مارتا تھا۔ لیکن میں نے اس کا کہنا نہ مانا

(لطائف المنن والاخلاق للشعرانی ص۲۰۰ ج۲)

حضرت امام ابن ابی الدنیاؒ حضرت امام محمد بن علیؒ سے نقل فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم مکہ میں کعبہ شریف کے نزدیک بیٹھے تھے۔ کہ ایک شخص ہمارے سامنے آیا۔ اس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا۔ اور آدھا سفید، کہنے لگا کہ اے لوگو میری شکل دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ کسی نے میرے منہ پر تھپیڑ مارا اور کہا کہ او اللہ کے دشمن او فاسق کیا تو ہی حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا ہے۔ پس جب میں بیدار ہوا تو یہ میری حالت ہو گئی۔ جو آپ لوگ مشاہدہ کر رہے ہیں۔

(کتاب الروح لابن قیم ص۴۳۲)

علامہ امام ابن قیمؒ اپنی کتاب الروح میں حضرت ابوالحسن مطلبی خطیب مسجد نبوی سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ طیبہ میں ایک عجیب واقعہ دیکھا۔ ایک شخص مدینہ شریف میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ ہم ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے کہ وہ شخص ہمارے سامنے ظاہر ہوا۔ جس کی دونوں آنکھیں باہر نکل کر اس کے گالوں کے اوپر لٹک رہی تھیں۔ ہم نے اس سے تعجب سے پوچھا کہ یہ تیری کیا حالت ہے؟ وہ کہنے لگا۔ آج رات کو میں نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے

میں نے دیکھا کہ آپؐ کے پاس حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، اور حضرت علی موجود ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ، اور عمرؓ نے مجھے دیکھ کر کہا کہ یا رسول اللہ یہ وہ شخص ہے۔ جو ہمیں ایذا اور گالیاں دیا کرتا ہے۔ میں نے حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کیا بس یہ سنتے ہی حضرت علیؓ میری طرف غصے سے لپکے اور دونوں انگلیوں سے میری طرف اشارہ کیا۔ اور فرمایا کہ اگر تو نے جھوٹ بولا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ تیرے دونوں آنکھیں نکال ڈالے۔ بس یہ کہہ کر اپنی دونوں انگلیوں کو میری آنکھوں میں چبھو دیا۔ جس سے میں بیدار ہو گیا۔ اور یہ حالت ہو گئی۔ جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ حضرت خطیب فرماتے ہیں۔ بس وہ شخص رو رو کر اس واقعہ کو لوگوں کو سناتا تھا اور اپنی توبہ کا اعلان کرتا تھا۔

(کتاب الروح مطبوعہ دکن)

حضرت علامہ ابن حجر مکیؒ اپنی کتاب زواجر میں تاریخ حلب سے ایک واقعہ نقل کرتے ہیں۔ ابن منیر جو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔ مر گیا۔ حلب کے چند نوجوان سیر و سیاحت کے لئے نکلے۔ کسی نے کہا کہ یہ جو کہتے ہیں کہ جو حضرات شیخینؓ کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ قبر میں اس کی صورت خنزیر کی ہو جاتی ہے۔ آؤ آج ابن منیر کی قبر کھود کر تماشہ دیکھیں۔ پس سب جوان اس بات پر متفق ہو کر اس قبرستان میں گئے۔ اور جا کر ابن منیر کی قبر کو کھودا۔ دیکھا کہ قبر میں ایک خنزیر پڑا ہوا ہے۔ جس کا رخ قبلہ سے پھرا ہوا ہے۔ پس انہوں نے اسے خنزیر کو نکال کر پھینک دیا۔ تاکہ دوسرے لوگ مشاہدہ کریں پھر انہوں نے اس کو مار کر قبر میں دفن کر دیا۔ اور گھر چلے آئے۔

(کتاب الزواجر لابن حجر مکی ص ۱۹۳ ج ۲)

امام ابن عساکرؒ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں۔ میرا ایک ہمسایہ مر گیا۔ اس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس کی ایک آنکھ نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ اے فلانے تیری آنکھ کہاں گئی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی تھی۔ اسی وجہ سے عذاب میں گرفتار ہو گیا ہوں۔ جو تو میری حالت دیکھ رہا ہے۔

(شرح الصدور للسیوطی ص ۱۵۲)

یہ ایک ایسا مشہور واقعہ ہے۔ جس کو بڑے بڑے اکابر امت مثل علامہ مطریؒ علامہ امام قرطبیؒ علامہ مرجانی نے تاریخ مدینہ میں اور علامہ محب الدین طبری نے اپنی کتاب ریاض النضرۃ میں اور دوسرے اکابر نے روایت کیا ہے۔ علامہ سمہودی اپنی مشہور کتاب تاریخ مدینہ عرف خلاصۃ الوفا فی اخبار دار المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت شمس الدین خدام روضۂ نبوی سے نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے حاکم مدینہ کو جو ایک نیم مسلمان تھا۔ بہت سی دولت کا لالچ دے کر یہ بات منوائی کہ ہمیں روضۂ نبوی سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی لاشیں نکالنے کی اجازت دی جائے۔ جب حاکم دنیا کے لالچ میں مان گیا۔ تو انہوں نے ۴۰ آدمی اوزاروں کے ساتھ بھیج دیئے۔ شیخ شمس الدین جو خادم روضۂ نبویؐ تھا۔ اس کو حاکم مدینہ نے بلا کر کہا کہ رات کو ۴۰ آدمی روضۂ نبویؐ میں داخل ہوں گے۔ وہ جو کچھ کریں۔ ان کو مت روکنا۔ شیخ نے اس ظالم کی ہیبت کی وجہ سے دبی زبان میں کہا جیسے آپ حکم دیں۔ حاضر ہوں۔ پھر آ کر مسجد نبوی میں روتا رہا۔ اور دعائیں مانگتا رہا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں عشاء کی نماز پڑھ لی۔ تو یکایک اوزاروں سمیت ۴۰ آدمیوں کی جماعت مسجد نبوی میں داخل ہو گئی۔ پس جب روضہ کے قریب گئے تو اچانک زمین پھٹ گئی۔ اور سارے کے سارے اوزاروں سمیت زمین میں غرق ہو گئے۔ صبح کو اس بے دین حاکم نے خادم روضۂ نبوی کو بلا کر پوچھا کہ رات اتنے آدمی مسجد نبوی میں آئے تھے۔ وہ کہاں گئے۔ میں نے کہا حضور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے۔ اس حاکم نے آ کر اس جگہ کو دیکھا جہاں سے زمین پھٹنے کا نشان تھا۔

بعض روایات میں ہے کہ اس جگہ کو کھودا بھی گیا۔ لیکن ان کا نشان تک نہ ملا۔ پھر علامہ طبری لکھتے ہیں۔ کہ حاکم مدینہ کو کوڑھ کے مرض نے آ گھیرا۔ جس سے اس کا گوشت بدن سے گرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ نہایت بری حالت سے مر گیا۔ (المنن الکبریٰ للشعرانی ص ۹۱ ج ۲)

حضرت علامہ تلمسانیؒ نے اپنی کتاب مصباح الظلام میں علامہ ابو محمد عبداللہ فقیہہ حنبلیؒ سے نقل روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک جماعت مکہ شریف کو حج کے لئے روانہ ہوئی۔ ان میں ایک آدمی تھا۔ جو نوافل بہت زیادہ پڑھتا تھا۔ وہ راستے میں فوت ہو گیا۔ اس کو دفن کرنے کے لئے ان کے پاس کوئی کدال وغیرہ نہ تھا۔ جس سے اس کی قبر وغیرہ کھود کر دفن کریں۔ انہوں نے اس جنگل میں گھومنا شروع کیا۔ ایک بڑھیا عورت کی جھونپڑی دیکھی۔ اس کے پاس گئے۔ دیکھا اس کی جھونپڑی میں بڑا سا کدال لوہے کا پڑا تھا۔ انہوں نے اس سے طلب کیا۔ اس نے کہا تم حلفیہ عہد کرو کہ ہم اسے ضرور واپس کر دیں گے۔ انہوں نے واپس کرنے کا حلف اٹھا دیا۔ وہ لے کر آ گئے۔ پس اس کدال سے قبر کھودی۔ اور اس کو دفن کر دیا۔ جب فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کدال غلطی سے مردے کی قبر میں رہ گئی ہے۔ اور اس بڑھیا کا عہد یاد آیا۔ کدال نکالنے کے لئے اس قبر کو کھودا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ کدال اس مردہ کی گردن میں طوق بنی ہوئی ہے۔ اور ہاتھ بھی

باقی صفحہ ۱۱ پر

اور پھر سب یہودی مسلمان ہوگئے

رحمت الٰہی ——— مدرسہ فاروقیہ سیالکوٹ

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک دن مراقبہ میں ارشاد ہوا کہ تم یہود کا لباس زیب تن کر کے دیرسمان میں جاؤ اور یہودیوں کی عید میں شرکت کرو حضرت بایزیدؒ اول تو اس سے گھبرائے لیکن جب اسی قسم کا اشارہ متواتر ہوتا رہا تو آخر آپ نے یہودیوں کا لباس پہنا اور عید کے روز دیرسمان تشریف لے گئے جب تمام یہودی جمع ہوگئے اور ان کے بڑے بڑے عالم مجمع میں آگئے تو سب سے بڑے راہب تقریر کرنے کے لئے اُٹھے لیکن جب کھڑا ہوا تو وہ تقریر پر قادر نہ ہوسکا اس کے قلب پر ایک خاص اثر ہوا جس کے باعث اس کی زبان بے کار ہوگئی۔ جب دیر تک خاموش کھڑا رہا تو مجمع میں شور ہوا اور لوگوں نے اس سکوت کی وجہ دریافت کی۔ تو اس راہب نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ آج ہمارے مجمع میں کوئی محمدی گھس آیا ہے میں تقریر نہیں کروں گا کیونکہ وہ ہمارا امتحان لینے آیا ہے یہ سن کر تمام مجمع میں غصہ اور برہمی کی لہر دوڑ گئی اور لوگوں نے اس راہب سے کہا کہ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم اس کو قتل کردیں راہب نے کہا کہ بغیر دلیل اور برہان کے قتل نہیں کرنا چاہئے بلکہ اتمام حجت کے طور پر اس سے گفتگو کرلو۔ پھر دیکھا جائے گا۔ یہ سن کر مجمع کی نگاہیں اس نووارد کو تلاش کرنے لگیں۔

راہب نے کہا اے محمدی میں تجھ کو تیرے نبی کا واسطہ دیتا ہوں کہ تو جس جگہ بیٹھا ہے وہیں کھڑا ہوجا۔ اگر تو اسلام کے متعلق ہمارے شبہات دور کرکے تو ہمیں مطمئن کر دے تو ہم تیری اتباع کریں گے اور اگر تو ہمیں مطمئن نہ کرسکا تو ہم تجھ کو قتل کردیں گے حضرت بایزیدؒ یہ سن کر کھڑے ہوگئے اور سوالات کی اجازت دی۔

راہب : بتاؤ وہ ایک کیا ہے جس کا دوسرا نہیں ؟

بایزیدؒ : ایسا ایک جس کا کوئی ثانی نہ ہو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

راہب : وہ دو کیا ہے جن کا تیسرا نہیں ؟

بایزیدؒ : یہ دونوں رات اور دن ہیں جن کا تیسرا نہیں۔ کما قال اللہ تعالیٰ وجعلنا الیل والنہار آیتین

راہب : وہ تین چیزیں کیا ہیں جن کا چوتھا نہیں۔ ؟

بایزیدؒ : عرش، کرسی، قلم۔

راہب : وہ چار چیزیں بتاؤ جن کا پانچواں نہیں ؟

بایزیدؒ : توریت، زبور، انجیل، اور قرآن مجید۔

راہب : وہ پانچ چیزیں کیا ہیں جن کا چھٹا نہیں ؟

بایزیدؒ : پانچ فرض نمازیں ہیں۔

راہب : وہ چھ کیا ہیں جن کا ساتواں نہیں ؟

بایزیدؒ : وہ چھ دن ہیں جن میں آسمان و زمین کی تخلیق ہوئی۔ کما قال اللہ ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض فی ستۃ ایام

راہب : ایسی سات چیزیں بتاؤ جن کا آٹھواں نہ ہو ؟

بایزیدؒ : سات آسمان

راہب : وہ آٹھ چیزیں کیا ہیں جن کا نواں نہیں ؟

بایزیدؒ : حاملان عرش ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ

راہب : وہ نو چیزیں کیا ہیں جن کا دسواں نہیں ؟

بایزیدؒ : حضرت صالح علیہ السلام کی وہ بستیاں جن میں مفسد آباد تھے۔ وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون

راہب : عشرہ کاملہ سے کیا مراد ہے ؟

بایزیدؒ : جو شخص حج تمتع کرے اور قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کو دس روزے رکھنے چاہئیں ان دس ایام کے روزوں سے عشرہ کاملہ مراد ہے (فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ

راہب : وہ گیارہ، بارہ اور تیرہ چیزیں کیا ہیں جن کا خدا نے تذکرہ کیا ؟

بایزیدؒ : حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی، بارہ مہینے ان عدۃ الشھور عند اللہ اثنا عشر شھرا اور حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب میں تیرہ چیزوں کو سجدہ کرتے دیکھا۔ انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتھم لی ساجدین

راہب : وہ کونسی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا اور جنت میں گئی اور وہ کون لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور دوزخ میں گئے ؟

بایزیدؒ : حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جھوٹ بولا مگر جنت میں گئے یا ابانا انا ذھبنا نستبق وترکنا یوسف عند متاعنا اور یہود و نصاریٰ آپس میں ایک دوسرے کی تکذیب کرنے میں سچے ہیں لیکن دوزخ میں جائیں گے۔ وقالت الیھود لیست النصاریٰ علیٰ شئی وقالت النصاریٰ لیست الیھود علیٰ شئی۔

راہب : والذاریات ذروا فالحملت وقرا فالجاریات یسرا فالمقسمٰت امرا۔ ان آیات کی تفسیر کیا ہے ؟

بایزیدؒ : ذاریات سے مراد ہوائیں ہیں اور حاملات سے مراد پانی سے بھرے ہوئے بادل اور جاریات سے مراد کشتیاں ہیں اور مقسمات سے مراد فرشتے ہیں جو رزق تقسیم کرتے ہیں۔

راہب : وہ کیا چیز ہے جس کی طرف تنفس کی نسبت کی گئی ہے مگر اس میں روح نہیں ہے مگر پھر بھی تنفس موجود ہے ؟

بایزیدؒ : وہ صبح صادق ہے جس میں روح نہیں ہے لیکن تنفس موجود ہے۔ والصبح اذا تنفس۔

راہب : وہ چودہ چیزیں کیا ہیں جن کو اللہ تعالیٰ سے تکلم کا شرف حاصل ہے ؟

بایزیدؒ : ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین

راہب : وہ قبر کونسی ہے جو اپنے مدفون کو لئے پھری ؟

بایزیدؒ : حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی فالتقمہ الحوت

راہب : وہ کون سا پانی ہے جو نہ آسمان سے برسا اور

نہ زمین سے نکالا گیا؟

بایزیدؒ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو پانی بھیجا تھا وہ گھوڑوں کا پسینہ تھا جو نہ آسمان سے برسا اور نہ زمین سے نکلا۔

راہب: وہ چار چیزیں بتاؤ جو نہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئیں اور نہ باپ کی پیٹھ سے گذری ہوں؟

بایزیدؒ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مینڈھا، حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور حضرت آدم و حوا علیہما السلام۔

راہب: سب سے پہلے خون جو زمین پر بہا وہ کس کا تھا؟

بایزیدؒ: سب سے پہلا خون ہابیل کا تھا جو قابیل نے بہایا۔

راہب: وہ کونسی چیز ہے جس کو خدا نے خود ہی پیدا فرمایا اور خرید لیا؟

مومن کا نفس۔ ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم۔ الخ

راہب: وہ کونسی آواز ہے جس کو خداتعالیٰ نے پیدا کیا اور پھر اس کی برائی بیان کی؟

بایزیدؒ: وہ گدھے کی آواز ہے۔ ان انکر الاصوات لصوت الحمیر

راہب: وہ کونسی مخلوق ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور اس کی عظمت سے خوف دلایا؟

بایزیدؒ: عورت کا مکر ان کیدکن عظیم

راہب: وہ کیا ہے جس کو خود ہی خدا نے پیدا کیا ہو اور پھر خود ہی اس کے متعلق سوال کیا؟

بایزیدؒ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہے وما تلک بیمینک یا موسیٰ قال ھی عصای۔

راہب: عورتوں میں بزرگ ترین عورتیں اور دریاؤں میں سب سے افضل دریا کون سے ہیں؟

بایزیدؒ: عورتوں میں حضرت حوا، خدیجۃ الکبریٰؓ، عائشہ صدیقہؓ، آسیہؓ، فاطمہ زہراؓ، مریمؓ اور دریاؤں میں افضل جیحون، دجلہ، فرات اور نیل ہیں۔

راہب: بزرگ ترین پہاڑ اور بزرگ ترین چوپائے کون کون سے ہیں؟

بایزیدؒ: جبل طور اور گھوڑے

راہب: مہینوں میں سے بہتر مہینہ کون سا ہے اور راتوں میں سے بہتر کون سی رات ہے؟

بایزیدؒ: بہتر مہینہ رمضان المبارک شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن اور بہتر رات لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔

راہب: ایک درخت میں بارہ ٹہنیاں ہیں اور ہر ٹہنی میں ۳۰ پتے اور پتے میں ۵ پھول ۲ دھوپ میں تین پھولوں پر سایہ ہے؟

بایزیدؒ: درخت سے مراد سال، ٹہنیوں سے مراد ۱۲ مہینے پتوں سے مراد ۳۰ دن پھولوں سے مراد ۵ نمازیں اور ان میں ۲ دھوپ میں ظہر اور عصر اور تین سایہ میں مغرب، عشاء اور فجر۔

راہب: وہ کیا شے ہے جس نے کعبۃ اللہ کا طواف کیا حالانکہ نہ اس میں روح ہے اور نہ اس پر حج فرض ہے؟

بایزیدؒ: حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب طوفان کی حالت میں جزیرۃ العرب پہنچی تو بیت اللہ کا طواف کیا۔

راہب: اللہ نے کتنے نبی مرسل پیدا کئے اور کتنے غیر مرسل؟

بایزیدؒ: صحیح علم تو اللہ ہی کو ہے لیکن روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی ہوئے ہیں جن میں سے ۳۱۳ مرسل باقی غیر مرسل تھے۔

راہب: وہ چار چیزیں کونسی ہیں جن کی اصل تو ایک ہے مگر ان کا رنگ و مزہ مختلف ہے؟

بایزیدؒ: وہ چار چیزیں آنکھ، کان، ناک اور منہ کی رطوبت آنکھ کا پانی کھارا، منہ کا تھوک میٹھا اور ناک کی رطوبت ترش ہے۔

راہب: گدھا اپنی آواز میں کیا کہتا ہے؟

بایزید: لعن اللہ العشار۔ خدا ٹیکس وصول کرنے والے پر لعنت کرے۔

راہب: کتے کی آواز کیا ہے؟

بایزیدؒ: ویل لاھل النار من غضب اللہ اہل جہنم پر خدا کے غضب سے ہلاکت نازل ہو۔

راہب: بیل کی تسبیح کیا ہے؟

بایزیدؒ: سبحان اللہ وبحمدہ۔

راہب: اونٹ کی تسبیح کیا ہے؟

بایزیدؒ: حسبنا اللہ وکفیٰ باللہ وکیلا۔

راہب: طاؤس کی تسبیح کیا ہے؟

بایزیدؒ: الرحمن علی العرش استویٰ۔

راہب: بلبل کی خوش الحانی کیا ہے؟

بایزیدؒ: سبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون

راہب: وہ کیا چیز ہے جس پر خدا نے وحی بھیجی لیکن نہ وہ انسان ہے نہ جن نہ فرشتہ؟

بایزیدؒ: شہد کی مکھی واوحیٰ ربک الی النحل

اس کے بعد راہب نے کوئی سوال نہ کیا خاموش ہو گیا تو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب تو میرے ایک سوال کا جواب دیدے کہ جنت کی کنجی کیا ہے؟

راہب: اگر میں نے اس سوال کا صحیح جواب دے دیا تو یہ مجمع مجھے ختم کر دے گا!

مجمع کے لوگوں نے یک زبان ہو کر کہا ہرگز نہیں ہم تمہیں قتل نہیں کریں گے تو صحیح جواب دے دے۔

راہب نے کہا پھر سن لو کہ جنت کی کنجی ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

راہب کی یہ بات سن کر تمام مجمع نے کلمہ طیبہ پڑھا اور حضرت بایزیدؒ کے ہاتھوں پر مسلمان ہو گئے۔ حضرت بایزیدؒ خوشی خوشی واپس تشریف لائے اور خدا کا شکر ادا کیا۔

بقیہ:- عظمت صحابہؓ کرام

اس میں بند ہیں وہ حیران رہ گئے۔ انہوں نے اسے ویسے ہی بند کر دیا۔ اور اس واقعہ کو بڑھیا کے پاس لے جا کر بیان کیا۔ بڑھیا نے پڑھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور کہا کہ یہ کدال میرے پاس تھی۔ مجھے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس کدال کو محفوظ رکھنا یہ ایک ایسے شخص کی قبر کا طوق بنے گی۔ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو گالیاں دیتا ہے۔

(سعادۃ الدارین للنبہانی ص ۱۵۲)

●●

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہ

- پھولوں میں تروتازگی
- ضرور کوئی بات ہے؟
- بادل کا سایہ

مولانا قاضی محمد اسرائیل مانسہرہ

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن کے شاگرد رشید قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے خلیفۂ مجاز، علم وفضل کے سردار، عاشق رسولؐ، مجاہد جلیل، علم حدیث کے ماہر حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی مجاہدانہ بسر ہوئی۔ آپ نے اٹھارہ سال سرزمین مدینہ منورہ میں گذارے، چودہ سال روضۂ رسولؐ کے سامنے بیٹھ کر حدیث رسول مقبولؐ پڑھائی۔ آپ کے خاندان کے چالیس افراد مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور ان کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت مدنیؒ کو جب ان کے شفیق استاذ کے ساتھ مالٹا جیل میں بند کر دیا گیا تو آپؒ اپنے شفیق استاذ کے لئے پانی اس طرح گرم کرتے کہ اپنے پیٹ کے ساتھ کوزا پانی کا بھر کر باندھتے صبح کے وقت اپنے استاذ کے سامنے پیش کر دیتے استاذ کی دُعا کا یہ صلہ اور پھل ملا کہ اس وقت تک پوری دنیا میں حضرت مدنیؒ کا ذکر خیر کیا جا رہا ہے۔ آپ سے صرف دارالعلوم دیوبند میں بخاری اور ترمذی شریف پڑھنے والوں کی تعداد ۳۴۸۳ ہے۔ حضرت شیخؒ کے شاگردوں نے دنیا کے کونے کونے میں علم حدیث کی روشنی کو پھیلایا آپؒ کے شاگرد رشید اور میرے شفیق استاذ محقق العصر حضرت مولانا سرفراز خاں صفدر مدظلہ نے کم وبیش ایک سو کتابیں لکھی ہیں ان کی عظیم کتاب "راہ سنت" کو پڑھ کر ہزاروں لوگوں نے غلط عقائد سے رجوع کیا ہے۔

مولانا مدنیؒ صرف ایک واسطہ سے میرے استاذ حدیث ہیں۔ مولانا مدنیؒ جہاں ایک مجاہد جلیل تھے وہاں ایک ولی کامل اور صوفی باصفا تھے۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک اولیاء اللہ کی کرامات حق ہیں میں آپ کی کرامات میں سے چند بطور نمونہ کے نقل کرتا ہوں آیئے ان کرامات کو پڑھئے اور مولانا حسین احمد مدنیؒ سے تعلق بڑھایئے۔

پھولوں میں تروتازگی۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحؒ کے داماد مولانا رشید الدین حمیدی روایت کرتے ہیں کہ مولوی شوکت علی متعلم دارالعلوم دیوبند حضرت کی خدمت پیش کرنے کے لئے چمپا کے پھول لائے ایک برتن میں پانی بھر کر پھول اس میں ڈال دیئے گئے وہ اس طرح خوشنما بھی معلوم ہوتے ہیں اور ان کی عمر بھی چار ماہ ہو جاتی ہے یعنی چار ماہ تک پتے مردہ نہیں ہوتے۔ حضرت نے اس ہدیہ کو مسرت سے قبول فرمایا اور حکم دیا کہ یہ برتن ان کے کمرے میں میز پر رکھ دی جائے چار ماہ کے بجائے تین سال اور چار ماہ گزر گئے تھے پھول اسی طرح تروتازہ تھے ان کی تازگی و شگفتگی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا مگر افسوس ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء کے حادثہ وحضرت مدنیؒ کی وفات کا دن جانکاہ کی تاب وہ بھی نہ لا سکے اور دفعتاً ان کی تازگی پژمردگی سے بدل گئی۔ وہ سارے پھول سیاہ ہو گئے حتیٰ کہ پانی میں بھی سیاہی کا اثر ہو گیا۔

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۱۵۹)

ضرور کوئی بات ہے۔

مولانا مقبول احمد صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال فرماتے ہیں کہ میرے طالب علمی کے زمانے میں ہی ایک دن مجھے حضرت اقدس رائے پوری کا والا نامہ مرقومہ مولانا حبیب الرحمن صاحب متولی خانقاہ ملا کہ حضرت کا منشا دیوبند تشریف لانے کا ہے مگر خواہش یہ ہے کہ حضرت مدنیؒ کو ہمارے آنے سے قبل اطلاع نہ ہو اور یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ حضرت مدنیؒ اس جمعہ کو دیوبند تشریف فرما ہوں گے یا نہیں آپ پروگرام معلوم کر کے جواب دیں۔ اس خط کے بعد میں حسب معمول نماز عصر کے بعد حضرت مدنی رحؒ کی خدمت میں گیا جب مجلس برخاست ہونے لگی تو میں نے عرض کیا۔ حضرت آپ اس جمعہ کو قیام رکھیں گے یا سفر پر ہوں گے۔ فرمایا کہ آپ سی آئی ڈی والے تو نہیں ہو۔ عرض کیا کہ حضرت معاذ اللہ میں تو یونہی پوچھ رہا ہوں۔ مگر حضرت نے فرمایا نہیں ضرور کوئی بات ہے مجھے خیال ہوا کہ حضرت کو ضرور کوئی بات کھٹک گئی ہے اسی لئے خلاف عادت اصرار فرما رہے ہیں مجبوراً حضرت رائے پوری کا والا نامہ حاضر کر دیا حضرت مدنیؒ نے خط کو پڑھ کر بڑے ادب واحترام سے آنکھوں اور پیشانی پر لگایا۔ پھر فرمایا میں خود جواب تحریر کروں گا۔ میں نے عرض کیا حضرت وہ تو یہی خیال فرمائیں گے کہ مقبول راز داری سے کام نہ لے سکا۔ اس پر حضرت مدنیؒ نے فرمایا اچھا خط لکھ دو کہ اس جمعہ کو قیام ہوگا اور پھر مجھے فرمایا اگر جانا بھی ہوا تو نہیں جاؤں گا۔

(چند علماء حق از سید امین گیلانی)

سر پر بادل کا سایہ اور بارش میں سوکھے

حضرت مولانا حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ

علیہ شیخ الحدیث مدرسہ عالیہ کلکتہ نے تحریر فرمایا کہ ان سے ریاست علی خان صاحب مرحوم ساکن رسول پور تحصیل ٹانڈہ ضلع فیض آباد نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اور مولانا مدنیؒ قتال پور ضلع اعظم گڑھ جا رہے تھے دونوں گھوڑے پر سوار تھے گرمی کی شدت زوروں پر تھی اسی پریشانی کی حالت میں میں نے حضرت مدنیؒ سے عرض کیا حضرت دھوپ کی شدت سے سخت پریشانی ہے حضرت خاموش رہے تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ ابر کا ٹکڑا نمودار ہوا اور بڑھتے بڑھتے ہم لوگوں پر سایہ فگن ہو گیا۔ اور نہایت آرام سے ہم لوگ چلنے لگے تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ دور سے بادل آرہا ہے میں نے حضرت مولانا سے عرض کیا کہ حضرت وہ دھوپ ہی اچھی تھی اب تو بھیگے ہوئے سسرال پہنچیں گے حضرت مولاناؒ پھر خاموش رہے یہاں تک کہ بادل سر پر آگیا لیکن خدا کی قدرت چہار طرف پانی برس رہا تھا گھوڑے پانی میں چل رہے تھے لیکن ہم لوگوں پر پانی کا کوئی قطرہ نہیں پڑ رہا تھا۔

(حکایات و عملیات مدنیؒ)

کھانے میں برکت

مولانا عبدالسمیع صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند نے مشکوٰۃ شریف کے درس کے دوران حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا ایک واقعہ سنایا تھا کہ میں نے ایک دن حضرت مدنیؒ کی دعوت کی تھی۔ اتفاق سے اس وقت مہمان تھوڑے تھے حضرت شیخ نے دعوت قبول فرمائی۔ جب کھانے کا وقت قریب آیا تو مہمان زیادہ آگئے حضرت مدنیؒ تمام مہمانوں کو لے کر میرے (حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب کے) مکان پر تشریف لے آئے۔ مہمانوں کی کثرت دیکھ کر میں پریشان ہوا جس کو حضرت نے محسوس فرمایا اور مجھے علیحدہ لے گئے میں نے ساری صورت حال حضرت کے سامنے رکھ دی۔ اور گذارش

باقی صفحہ ۲۶ پر

جماعتی رفقاء، لائبریریوں کے انچارج اور اہل علم حضرات سے ایک دردمندانہ درخواست

ردِ قادیانیت پر امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے گذشتہ صدی میں اتنا لکھا ہے کہ اس پر جتنا شکر کیا جائے کم ہے۔ ردِ قادیانیت کی کتابوں کے تعارف پر فقیر نے کام شروع کیا جو گذشتہ ایک سال سے جاری ہے۔ اس کے لئے پاکستان کے متعدد ذاتی و قومی کتب خانوں کی گرد جھاڑی۔ اللہ رب العزت کا فضل و احسان ہے کہ اس وقت تک ساڑھے آٹھ سو کتب و رسائل کے تعارف کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ تعارف میں کتاب کا نام، مصنف، صفحات، سن اشاعت اور موضوع و مباحث کی پوری تفصیل آگئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر دفتر ملتان کی لائبریری میں اس عنوان پر اتنا ذخیرہ کتب ہے کہ اتنا شاید دنیا کی کسی لائبریری میں نہ ہو۔ تاہم یہ بھی واقعہ ہے کہ اس عنوان پر لکھی گئی کتب و رسائل کی بہت بڑی تعداد ہماری دسترس سے اس وقت بھی باہر ہے۔

اسلئے جماعتی رفقاء، قومی لائبریریوں کے انچارج حضرات، اور اہل علم سے درخواست ہے کہ ان کے پاس ردِ قادیانیت پر جتنی کتابیں ہوں ان کی فہرست کتاب کا نام مع مصنف کے کاغذ مرتب کر کے ذیل کے پتہ پر ارسال کریں۔ یہ ایک بہت بڑی قومی خدمت ہوگی آپ کی مرسلہ فہرست میں کوئی ایسی کتاب ہوئی جس کے دیکھنے کی ضرورت ہوگی تو فقیر خود حاضری دے گا بہت ہی زیادہ تاکید و ادب کے ساتھ،

آپ کا مخلص، اللہ وسایا

کیا یہ کتاب آپ کے پاس ہے؟

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت کی تردید میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ نے اتنی رسائل و کتابیں لکھیں اور اپنے حلقہ سے لکھوائیں کہ اس پر وہ پوری امت کیطرف سے تشکر کے مستحق ہیں آپ کے زمانہ میں ردِ قادیانیت کے تعارف و فہرست پر مشتمل ایک کتاب لکھی گئی جو خانقاہ مونگیر بھارت سے شائع ہوئی جس کا نام "حفاظت ایمان کی کتابیں" تھا اسی کتاب سے ردِ قادیانیت کی کتابوں کی فہرست حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب قائد قادیان میں بھی دی ہے۔ "حفاظت ایمان کی کتابیں" نامی کتاب ہمارے مرکزی دفتر ملتان کی لائبریری کے لئے درکار ہے اندرون ملک یا بیرون ملک بالخصوص انڈیا کے جس عالم دین کی لائبریری میں یہ کتاب ہو اصل یا فوٹو سٹیٹ ذیل کے پتہ پر مہیا کر کے ممنون احسان فرمائیں

والسلام

دفتر ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی (مدظلہ)

طلاق کا اہم مسئلہ

س:۔ میرا ایک سالہ جس کی عمر تقریباً ۲۶ سال ہے اور کینیڈ پاکستان میں ملازم ہے۔ والد فوت ہو چکے ہیں والدہ حیات ہیں۔ ایک ہی بہن ہے جو میری اہلیہ ہے۔ میرا سالہ شادی شدہ ہے اور ایک بچے کا باپ ہے اور اس کی بیوی چار پانچ ماہ سے حمل سے ہے۔ میرا سالہ پڑھا لکھا ہے مگر اس کا کردار جاہلوں سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہ اپنے مرے ہوئے باپ تک کو ایسی ایسی فحش گالیاں بکتا ہے کہ شیطان تک پناہ مانگے۔ اپنے عزیزوں میں نہ کسی سے ملتا ہے اور نہ ہی اپنی والدہ کو ملنے دیتا ہے۔ اپنی والدہ کو مارنا پیٹنا، گالیاں بکنا اس کا روز کا معمول ہے۔ والدہ اس سے ایسی ڈرتی ہیں کہ جیسے بکری قصائی سے۔ مگر اب ایک واقعہ ہو گیا ہے۔ وہ یہ کہ میرے سالے نے اپنی بیوی کو بہ ہوش و حواس اپنی والدہ اور اپنی بہن کے سامنے طلاق دے دی ہے جو کہ اس نے تین بار صاف الفاظ میں دی ہے۔ جبکہ میرے خسر شدائن صاحب کا فرمانا ہے کہ یہ طلاق نہیں ہوئی کیونکہ بیوی حاملہ ہے مگر میرا دل یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ طلاق نہیں ہوئی۔ اب یہ دونوں ایک ساتھ رہتے ہیں۔ بیوی بھی حق زوجیت ادا کر رہی ہے۔ آپ سے مودبانہ گزارش ہے کہ اس مسئلہ پر قرآن و سنت کی روشنی میں تحریر کیجئے کہ یہ طلاق ہوئی یا نہیں؟

ایک صاحب

جواب:۔ اگر یہ صحیح ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو تین بار طلاق دی تو بیوی حرام ہو گئی۔ بغیر شرعی حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ دونوں کو چاہئے کہ الگ ہو جائیں ورنہ بدکاری کے مرتکب ہوں گے۔ حاملہ کو طلاق ہو جاتی ہے اور اس کی عدت وضع حمل ہے اس لئے آپ کی ساس کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ چونکہ بیوی حاملہ تھی اس لئے طلاق نہیں ہوئی۔

بنیان میں نماز

س:۔ خاکسار کی عمر اس وقت تقریباً ۷۰ برس ہے ذیابیطس وغیرہ کی شکایت بھی ہے جس کی وجہ سے نماز گھر پر ہی، پشت کی طرف دیوار کا سہارا لے کر ادا کرتا ہوں، البتہ جمعہ کی نماز مسجد میں ادا ہو جاتی ہے (گاڑی میں بیٹھ کر چلا جاتا ہوں)۔ گرمی کی وجہ سے خاص کر ماہ رمضان میں قمیض پہن کر نماز ادا کرنے میں کچھ دقت سی محسوس ہوتی ہے۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا بنیان (آستینوں والی) استعمال کر کے نماز ادا کرنا جائز ہے؟

فضل الرحمٰن کراچی

جواب:۔ سر اور کندھوں پر کوئی کپڑا ڈال لیا جائے، باقی درست ہے۔

س:۔ دوسرے یہ کہ کیا تراویح کی نیت اس طرح کرنا صحیح ہے: "دو رکعت سنت، واسطے اللہ تعالیٰ کے نماز تراویح منہ میرا کعبہ شریف کی طرف، ادا کرتا ہوں، اللہ اکبر"

جواب:۔ ٹھیک ہے۔ میں تو اتنی لمبی نیت نہیں کرتا۔ بس "دو رکعت نماز تراویح" کافی ہے۔ امام تو آگے ہوتا ہی ہے اور اس کی اقتداء کی نیت بھی ہوتی ہے منہ بھی قبلہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

مرنے کے بعد قبر کھولنا اور میت کو دیکھنا

س:۔ زید کا والد وفات پا گیا جنازہ پڑھا کر اس کو دفن کیا گیا۔ شدید بارشوں کی وجہ سے قبر گر گئی۔ زید نے اپنے والد کی قبر کو بالکل کھولدیا۔ پھر اپنے دل میں کہا کہ چلو اپنے والد کے پاس موت کے بعد ایک دفعہ پھر ملاقات کروں۔ تابوت کو کھولا اور اپنے والد صاحب کو دیکھا، صندوق کے اندر انکی داڑھی کالی ہو گئی تھی جبکہ انتقال کے وقت بالکل سفید تھی۔ کیا زید کو ایسا کرنا جائز تھا اگر نہ تھا تو اس جرم کا کفارہ زندگی میں کیا ہے اور سزا قیامت میں کیا ہے۔

نور الحق رستم مردان

جواب:۔ دفن کرنے کے بعد قبر کا کھولنا اور میت کو دیکھنا حرام ہے۔ ان صاحب کو اس سے توبہ کرنی چاہئے بالوں کا کالا ہونا واللہ اعلم ان مرحوم کے جنتی ہونے کی علامت ہے کیونکہ جنت میں سب جوان ہو کر جائیں گے۔ گویا مرنے کے بعد مرحوم کو جوانی عطا فرما دی گئی اور بدن کا صحیح سالم ہونا بھی مقبولیت کی علامت ہے۔

روزے کا کفارہ

س:۔ میرے ایک دوست نے روزہ توڑا، یوں تو اس

باقی صفحہ ۲۶ پر

میں قادیانی کیوں نہ بنا؟

قادیانیوں نے بہت ڈورے ڈالے لیکن خدا کی رحمت میرے شامل حال ہو گئی

میرے والد پر فالج کا حملہ ہوا تو ایک قادیانی نے کہا تم ہمارے "خلیفہ" کے پاس جائے بغیر ٹھیک نہیں ہو سکتے ایک اللہ والے کی دعا سے وہ تندرست ہو گئے

قاضی محمد حفیظ اللہ ایم اے پی سی ایس ریٹائرڈ لاہور

میں ابھی بچہ ہی تھا کہ مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم وزیر آباد تشریف لائے۔ رات کو غلہ منڈی میں انہوں نے تقریر کی۔ میں بھی اپنے دوستوں کے ہمراہ تقریر سننے چلا گیا۔ اور تو کچھ میری سمجھ میں نہ آیا البتہ ایک صاحب نے ایک پنجابی نظم پڑھی۔ جس کا شعر مجھے اب بھی یاد ہے۔

ٹیپی ٹیپی رب جانے کتھوں دی چڑیل اے
راتوں رات ہوندا جدھا مرزے نال میل اے

ترجمہ:۔ خدا جانے ٹیپی ٹیپی کہاں کی چڑیل ہے جو رات کے وقت مرزا سے ملاقات کرتی ہے۔

میں اور میرے دوست اس پر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے۔ اور میں یہ شعر گاتا ہوا گھر کو آ گیا ...... ٹیپی ٹیپی رب جانے کتھوں دی چڑیل اے ...... قادیانیت کے متعلق یہ میرا پہلا تاثر تھا۔

۱۹۳۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کر کے لاہور آ گیا۔ میرے ایک دوست محمد انور خاں ہیں جو آج کل اسلام آباد میں ہیں۔ اور بڑے مخلص اور بلند پایہ انسان ہیں۔ ان کے پھوپھا خواجہ محمد صدیق ہوا کرتے تھے۔ جو قادیانی ہو گئے تھے۔ وہ ریلوے میں ملازم تھے۔ اور ریلوے سٹیشن کے پاس ریلوے کوارٹروں میں رہا کرتے تھے۔ خواجہ صاحب شطرنج کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ خواجہ صاحب کے ایک دوست ڈاکٹر عبید اللہ ہومیو پیتھ تھے۔ جو مرزا غلام قادیانی آنجہانی کے نام نہاد 'صحابی' تھے۔ اور ان کی صحبت نے خواجہ صاحب کو قادیانی کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب بھی شطرنج کے کھلاڑی تھے۔

میں شطرنج کا شائق تھا۔ کبھی کبھی چھٹی کے روز میں خواجہ صاحب کے ہاں شطرنج کھیلنے چلا جاتا۔ ڈاکٹر صاحب تو تقریباً روزانہ وہاں آیا کرتے تھے ڈاکٹر صاحب سے بھی میری ایک آدھ شطرنج کی بازی ہو جاتی۔ اس طرح میری ڈاکٹر سے جان پہچان ہو گئی۔

میں دین سے بالکل کورا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ عرصہ بعد بڑی شفقت و محبت سے دیتے دیتے مجھے قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ اور مرزا قادیانی آنجہانی کی تصنیفات مجھے پڑھنے کے لئے دیتے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا احسان ہے۔ کہ جب تک میرے دل و دماغ گواہی نہ دیں۔ میں کسی بات کو تسلیم نہیں کرتا۔ دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے میں ڈاکٹر صاحب کے بعض دلائل کے سامنے عاجز آتا۔ چنانچہ میں نے قادیانی لٹریچر پڑھنے کے ساتھ ساتھ دین کا مطالعہ بھی شروع کر دیا۔ مرزا قادیانی کی تصنیفات پڑھنے میں نے ایک بات محسوس کی کہ مرزا صاحب کی تحریر بھول بھلیوں کا چکر ہوتا ہے جس میں ——————

قولو اقولا سدیدا والی کوئی بات نہیں ہوتی۔ اگر آدمی دین کے علم کے بغیر اس میں گھس جائے۔ تو اس کو باہر کا راستہ ملنا دشوار ہو جاتا ہے۔

غالباً ۱۹۳۸ء کی بات ہے۔ والد صاحب بھور شریف جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا آپ بھور کیا لینے جاتے ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ وہ تلاش حق میں اور دھ کے ایک بہت بڑے بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا "تمہارا تو شمالی ہندوستان کے روحانی بادشاہ بھور شریف میں عرصہ سے انتظار کر رہے ہیں۔ تمہارا حصہ ان کے پاس ہے۔ ان کی خدمت میں حاضر ہو" چنانچہ والد صاحب اودھ سے واپس آ کر بھور شریف، پہنچے۔ جہاں فقیر صاحب فقیر فتح محمد نقشبندی مجددی (رحمتہ اللہ علیہ) کا فیض عام جاری تھا۔ اور جن کی روحانیت کی ضیا پاشیوں سے بھور شریف بقعہ نور بنا ہوا ہے۔ فقیر صاحب نے حلقہ ارادت میں داخل کرتے ہوئے فرمایا "معراج دین تم نے بہت انتظار کروایا" فقیر صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے کے بعد ان پر حب الٰہی کا شدید غلبہ ہوا۔ اور بے مشق سخن جاری اور چکی کی مشقت بھی، کے مصداق دفتر میں کام کرتے ہوئے بھی ان کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی یاد خدا سے خالی نہ رہتا۔ ان کی عبادت کے متعلق میری سوتیلی والدہ مرحومہ کی ایک بات بس کرتی ہے۔ ۱۹۶۵ء میں ان کی وفات سے والدہ مرحومہ صاحبہ نے بتایا "بیٹا میں تمہارے باپ کے گھر ۱۹۲۳ء میں آئی تھی۔ شب عروسی سے لے کر ان کو فالج گرنے تک میں نے تمہارے باپ کو ہر شب رات کے بارہ بجے کے بعد جانماز پر ہی دیکھا"

میں نے ایک روز والد صاحب سے ڈاکٹر عبید اللہ کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ یہ قادیانی حضرات تو بہت اچھے لوگ ہوتے ہیں۔ آپ قادیانی کیوں نہیں ہوئے۔ حالانکہ ہماری برادری کے بابا میراں بخش قادیانی ہو چکے ہیں۔ وہ مسکرائے اور کہنے لگے۔ کہ مجھے بھی میرے چچا میراں بخش نے قادیانی ہونے کی دعوت دی تھی۔ ہوا یوں کہ تمہاری والدہ کی وفات

سے پہلے میں نے چھوٹے بہن بھائی عین عنفوانِ شباب میں فوت ہو گئے۔ پھر تمہاری والدہ فوت ہو گئی اس کے آٹھ یوم بعد تمہارا نوزائیدہ بھائی محمد حنیف فوت ہو گیا۔ اس کے بعد تم سے بڑی تمہاری بہن فوت ہو گئی۔ ان پے در پے اموات نے میرے دل ودماغ کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ اور مجھے دائیں بازو کا فالج ہو گیا۔ چچا میراں بخش نے مجھے کہا جب تک نام نہاد خلیفۃ المسیح کے پاس نہیں جاؤ گے تمہیں آرام نہیں آئے گا۔ میں رات کو دیکھتا ہوں کہ میں ایک روشن سڑک پر جا رہا ہوں۔ کہ ایک دم ایک چیل نے جھپٹا مارا۔ جس سے سڑک پر ایک آدھ سیکنڈ کے لئے اندھیرا چھا گیا۔ اس کے بعد سڑک پھر روشن ہو گئی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ چیل چچا میراں بخش کی دعوتِ قادیانیت تھی۔

دسمبر کا مہینہ تھا۔ میں فقیر صاحب کی خدمت میں بھور شریف پہنچا۔ اور اپنی کیفیت بیان کی۔ عشاء کی نماز کے بعد حضرت نے اپنی کٹیا میں مجھے طلب فرمایا۔ گھڑے میں سے ایک پیالہ میں پانی میں لیکر اس پر دم کر کے مجھے دے کر فرمایا آدھا پانی پی ____________، اور آدھا بازو پر مل لو۔ میں پچھلی شب تمہارے لئے دعا کروں گا۔"

میں پانی لیکر اپنے کمرہ میں آ گیا۔ پانی تھا کہ پگھلی ہوئی برف اوپر سے شدید سردی کا موسم، میں نے آدھا پانی پی لیا۔ اور آدھا بازو پر مل کر سو گیا۔

رات کو خواب دیکھا کہ انگڑائی لے رہا ہوں۔ انگڑائی لیتے ہوئے میری آنکھ کھل گئی۔ سحری کا وقت تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں واقعی دونوں بازو اوپر کئے انگڑائی لے رہا ہوں۔ میرا فالج زدہ بازو بحمد اللہ تندرست ہو چکا تھا۔

فقیر صاحب صبح آٹھ بجے کے قریب اپنے وظائف وغیرہ سے فارغ ہوتے تھے۔ میں حاضر ہو کر قدموں میں گر پڑا۔ آپ نے صرف اتنا فرمایا کہ "قربان جاؤں اس ذات پر جس نے مجھے تمہارے سامنے سرخرو کیا ہے۔"

واپسی پر میں نے چچا میراں بخش کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مرشد کی دعا و برکت سے مجھے صحت دے دی ہے۔ چچا میراں بخش اپنا سا منہ لیکر رہ گئے۔

بیٹا مرزا غلام قادیانی ایک کاذب مدعی نبوت ہے۔ اس پر توجہ دینے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اپنی عادت سے مجبور میں نے مرزا کی کتب لیکر زور و شور سے پڑھنا شروع کر دیں۔ اور اپنے نوٹس لیتا گیا۔

والد صاحب مرحوم و مغفور کا واقعہ دوسرا تاثر تھا۔ جو میرے ذہن پر قادیانیت کے خلاف

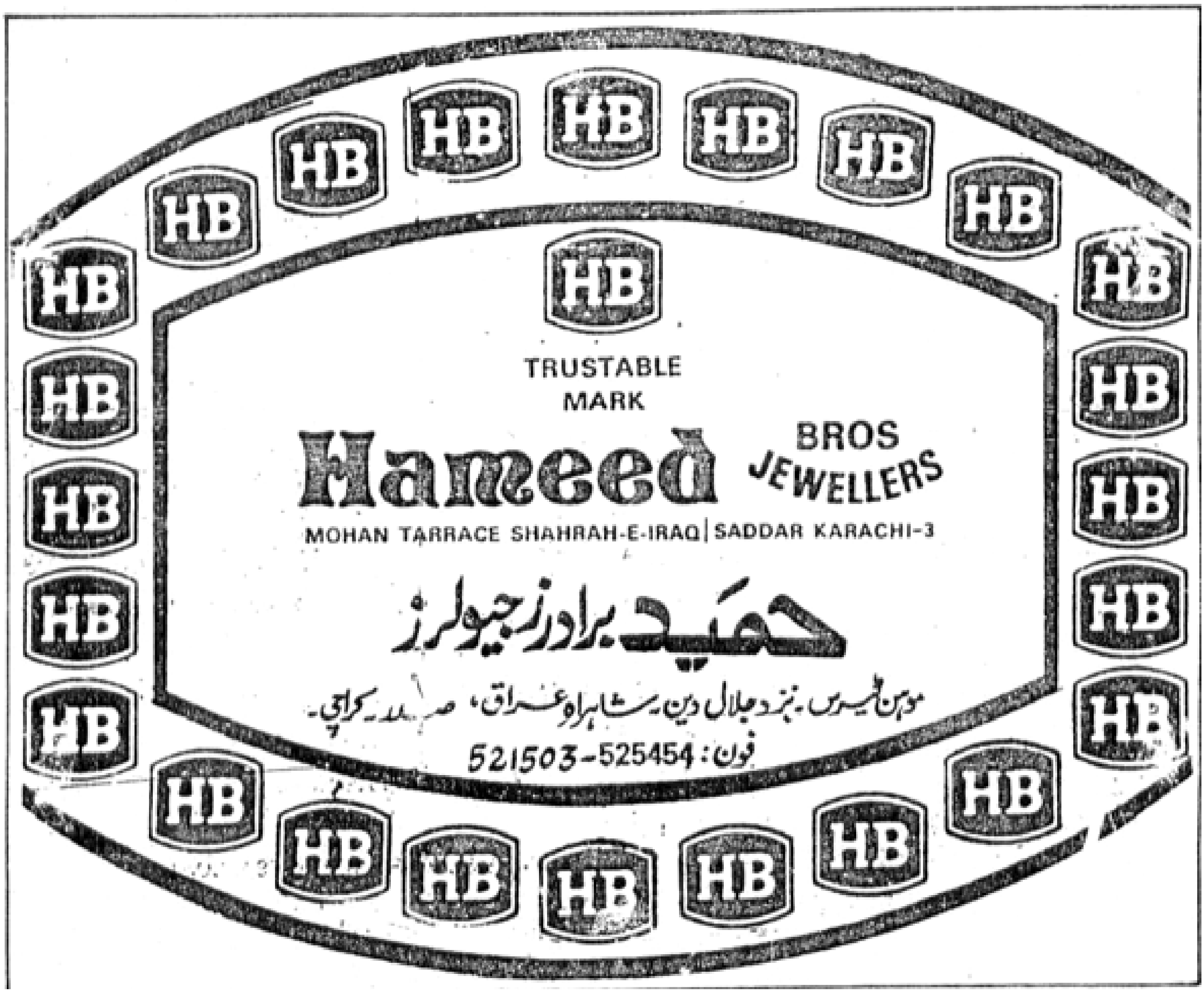

قائم ہوا۔

۱۹۶۳ء کی بات ہے کہ میں ڈاکٹر عبید اللہ ہومیو پیتھ آنجہانی کی دوکان پر گیا۔ میں ان سے مرزا کے چند الہامات کی وضاحت پوچھ رہا تھا۔ کہ میں نے دیکھا ڈاکٹر صاحب کسی اور طرف متوجہ ہیں میں نے باہر سڑک پر دیکھا تو وہاں ایک خوبصورت لڑکا کھڑا تھا۔ جس کے نظارہ دید میں ڈاکٹر صاحب دنیا و مافیہا سے غافل ہو چکے تھے۔ میں ڈاکٹر صاحب کے چہرے کے مدوجزر کو دیکھتا رہا۔ اور ڈاکٹر صاحب اس لڑکے کو۔ جب وہ لڑکا وہاں سے چل دیا تو ڈاکٹر صاحب یکدم چونکے اور قدرے شرمساری سے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا "ہر شخص کی کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے"

میں نے اس دن جانا کہ زنا بالعین کیا ہوتا ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ میں تو تمہارے مسیح موعود کے الہامات کی آپ سے وضاحت چاہتا تھا۔ یکدم آپ کی عدم توجہ دیکھ کر میں نے سوچا کہ آخر کونسی بات ہے جو آپ کے نزدیک اپنے مسیح موعود کے الہامات سے بھی زیادہ اہمیت رکھتی ہے جب آپ کی نگاہیں اس خوبصورت لڑکے پر گڑی ہوئی دیکھیں تو آپ جانتے ہیں کہ میری سوچ کس رخ پر چل نکلی تھی۔

اس وقت آپ کی عمر کم از کم پچاس برس ہوگی۔ اس عمر میں نفسانیت اور خواہشات کے جھگڑے سست پڑ جاتے ہیں۔ مجھے آپ کی کمزوری سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو یہ سوچ رہا ہوں کہ جس وقت آپ کے مسیح موعود کے الہامات کا ذکر خیر ہو رہا تھا۔ اس وقت آپ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر ایک خوبصورت لڑکے کے نظارے میں اس قدر محو ہو گئے کہ آپ کو دنیا جہان کا ہوش نہ رہا۔ آپ اس کو دیکھتے رہے۔ اور میں آپ کے چہرے کے مدوجزر میں کھوتا ہوں کہ جس نبی کی "صحابیت" نے آپ کو اس عمر تک قلب و نظر کی پاکیزگی سے سرفراز نہیں کیا۔ اس کی نبوت مجھ جیسے طلسم شباب کی ہوشربائیوں کے گرفتار کو کیا دے گی۔

میری ڈاکٹر صاحب سے یہ آخری مذہبی بات چیت تھی۔ جس نے میرے ذہن پر قادیانیت کے خلاف گہرا اور نہایت گہرا اثر چھوڑا۔

آج سے کوئی ۲۰ سال پہلے میری ملاقات ملک عبدالوحید سلیم صاحب سے ہوئی۔ وہ بڑے خوش اخلاق ہمدرد اور مقناطیسی شخصیت کے مالک ہیں۔ دوسروں کے کام آنا ان کی فطرت ثانیہ ہے اور یہی بات ان کی میری ساتھ دوستی کا باعث ہوئی ۱۹۸۳ء میں مرزا طاہر قادیانی لاہور آئے۔ جہاں قادیانی حضرات کا ایک جلسہ تھا۔ ملک سلیم بھی قادیانی ہیں۔ وہ مجھے اپنے ساتھ جلسہ میں لے گئے۔ اور مجھ پر زور دیا کہ میں مرزا طاہر قادیانی سے کوئی سوال کروں۔ مگر میں نے انکار کر دیا۔ چند دن بعد میں نے ملک صاحب کو ایک سوال لکھ کر دیا۔ کہ اس کا جواب مرزا طاہر سے لیکر مجھے بتائیں۔ انہوں نے میرا سوال ربوہ بھیج دیا۔ جہاں انہیں ایک کتابچہ بعنوان "مذہب کا نام خون" اس ہدایت کے ساتھ موصول ہوا کہ اسے اپنے غیر احمدی دوست کو پڑھنے کے لئے دو۔ ملک صاحب نے

نسخۂ شفاء امیروں اور غریبوں کے لیے یکساں مفید

میرا بیٹا گذشتہ چھ سال سے شدید بیمار تھا۔ میں نے ملک کے شہرت یافتہ ڈاکٹروں اور معروف حکیموں سے اُس کا علاج کرایا لیکن شفا نہ ہوئی میری زندگی کی ساری پونجی بیماری پر خرچ ہو گئی۔ بچے کی حالت دیکھ کر میں تڑپ تڑپ جاتا۔ میرے دن انگاروں اور راتیں کانٹوں پر بسر ہو رہی تھیں۔ میں مرزائیوں کی اقامت گاہوں میں گڑگڑاتا رہا ایک اللہ والے سے ملاقات ہو گئی میں نے ان کی خدمت میں رو رو کر اپنی مصیبت بیان کی انہوں نے میرے آنسو پونچھتے ہوئے مجھے دلاسہ دیا اور ایک وظیفہ پڑھنے کیلئے دیا اور کہا کہ اسے ایک ٹائم باقاعدگی سے پڑھو انشاء اللہ تمہارا بچہ بالکل ٹھیک ہو جائیگا میں نے تمام دوائیاں بند کر دیں اور وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔ چند ہی روز میں میرا بیٹا بالکل ٹھیک ہو گیا اور ماشاء اللہ اب معمولات زندگی میں مصروف مشغول ہے پھر میں نے یہ نسخہ ہزاروں مصیبت زدگان کو بتایا اور رب العزت نے انھیں دکھوں سے نجات عطا کی۔ آپ بھی استعمال کریں اور شفا حاصل کریں (انشاء اللہ) ـــــ نسخہ حاضر خدمت ہے۔ صبح و شام دس دس مرتبہ دشمن اسلام، باغی قرآن، ڈاکو تاج و تخت ختم نبوت گستاخ رسول گستاخ اہل بیت گستاخ صحابہ اور مرزائیوں کے جھوٹے نبی مرزا قادیانی پر لعنت بھیجیں۔ لعنت کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔

مرزا قادیانی پہ لعنت بیشمار — مرزائیوں پہ لعنت صد ہزار

میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! میری آنکھوں کے سامنے اس نسخہ کی بدولت ہزاروں لوگوں کی مشکلات حل ہوئیں بے اولادوں کو اولاد ملی بیماروں کو شفا ملی بے روزگاروں کو روزگار ملا جھوٹے مقدمات کے چنگل سے چھٹکارا ملا اسلام کے غداروں قادیانیوں کو پانی نصیب ہو کی بددعا ... گھر بسایا بھاری قرضوں کے بوجھ سے خلاصی ہوئی امتحانات میں اعلیٰ کامیابی نصیب ہوئی آسیب زدہ صحت یاب ہو گئے ماں باپ کو گمشدہ بچے مل گئے اور دیگر ہر قسم کے مصائب و مسائل سے لوگوں کو نجات مل گئی ـــــ **پرہیز** : کسی مرزائی سے کسی قسم کا معاشی یا معاشرتی تعلق نہیں رکھنا اور زندگی کے تمام معاملات میں قادیانیوں کا سختی سے بائیکاٹ کرنا ہے۔

وجہ شفاء : لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں اس نسخہ سے شفا کیسے ہوتی ہے تو میں انھیں اپنی بصیرت کے مطابق جواب دیتا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم مکانی نے خدا کے محبوب جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالا آپ کی شان میں گستاخیاں کیں مرزا قادیانی نے خود کو حضور سے بلند مرتبہ کہا اور آپ کی نبوت کو مٹا کر اپنی انگریزی نبوت چلانے کی ناپاک جسارت کر کے خدا کی غیرت کو للکارا جس وقت آپ مرزا قادیانی پر لعنتوں کی بوچھاڑ کر رہے ہوتے ہیں اس وقت آپ نبی اکرم سے محبت و دوستی کا مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت آپ حضور علیہ السلام کے ہمدرد اور غمگسار بن کر فعل عظیم سرانجام دے رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت رب کچھ کر خوش ہوا ہوتا ہے کہ میرے محبوب کی عزت کا پاسبان ختم نبوت بن کر حق دوستی ادا کر رہا ہے محبوب کا دوست کیسے دوست نہیں ہوتا پھر اللہ کی کیا شان۔ رب کی رحمت کا سیلاب چھم چھم کے آتا ہے اور آپ کے رنج و الم مصائب آلام دکھوں تکلیفوں بیماریوں اور ہر طرح کی پریشانیوں کو بہا لے جاتا ہے اور آپ کی زندگی میں لہلہا کر ایک نئی بہار آ جاتی ہے۔ آج ہی آزمائیے اور جلد فائدہ اٹھائیے۔

آپ کی دعاؤں کا طلبگار،

مسعود اختر ناز (ایم اے بی ایڈ ایل ایل بی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر)

نوٹ : ہر طالب شخص سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس نسخہ کو چھپوا کر فری تقسیم کرے بصورت دیگر ہم سے طلب کیجئے (شکریہ)

یہ کتابچہ مجھے دے دیا۔ اس کا مطالعہ کرنے پر معلوم ہوا کہ کہیں بھی میرے سوال کا جواب نہیں۔ کیونکہ اس کتابچہ میں کہیں ذکر نہیں کہ مرزا غلام قادیانی نے "براہین احمدیہ" "میں سرمایہ" پر کوئی تبصرہ کیا۔ یا کم از کم" براہین احمدیہ" لکھتے وقت ان کو سرمایہ کا علم تھا۔

کتابچہ "نظام نو" اس تقریر پر مشتمل ہے جو مرزا محمود قادیانی نے ۱۹۴۲ء میں کی۔ انہوں نے اس میں مرزا قادیانی کی "الوصیت" کا حوالہ دیا ہے جو انہوں نے ۱۹۰۵ء میں لکھی۔ اس کی شرط نمبر۲ کے مطابق مرزا نے ہر قادیانی خواہ مرد ہو یا عورت کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی جائیداد کے ہر اے لے کم از کم ایک حصہ کی وصیت "جماعت احمدیہ" کے نام کر دے۔ اور فرمایا" ان وصایا سے جو آمدن ہوگی وہ ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ (یعنی قادیانیت) کے واعظوں کے لئے خرچ ہوں گی۔" (نظام نو ص ۱۱۸)

"سرمایہ" پہلی بار ۱۸۶۷ء میں چھپی۔ مرزا قادیانی کو "الوصیت" لکھنا سوجھا بھی تو کب؟ "سرمایہ" کے چھپنے کے ۳۸ سال بعد اور مذکورہ بالا شرط نمبر (۲) کی وسعت و گیرائی کا مرزا محمود کو پورا علم ہوا بھی تو کب؟ ۱۹۴۲ء میں یعنی الوصیت کے لکھے جانے کے ۳۷ سال بعد ہے "سرمایہ" کے اس جواب کا کوئی جواب؟

۱۹۴۲ء میں تقریر کرتے ہوئے مرزا محمود قادیانی کہتا ہے "اب وقت آ گیا تھا۔ کہ دنیا کے سامنے اس عظیم الشان پیغام کو ظاہر کر دیا جاتا۔"

حیرانگی ہے مرزا محمود قادیانی کی نظر الوصیت کے اس حصہ پر کیوں نہیں پڑی جو اس عظیم الشان پیغام کے غبارے سے ساری ہوا نکال دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں ان کی کوئی اپنی مصلحت ہو۔ لہٰذا اس خطبہ کو نیچے درج کئے دیتے ہیں۔

الوصیت کی شرائط کے متعلق جن میں سے شرط نمبر (۲) اوپر بیان ہو چکی ہے۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے۔

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ہو۔ ان کو شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

(الوصیت)

دیکھا آپ نے رام رام جپنا، پرایا مال اپنا

اس کے برخلاف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے جب آپ کے ترکہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو حضور نے فرمایا

لانورث ما ترکنا صدقہ (ا)

(ہماری وراثت نہیں ہوتی۔ جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے)

یہ عظیم الشان فرق

ایک تھے اور .... ایک

جھونپڑے میں وہ اپنا سب کچھ امت کو دے گئے۔

.... یہ اپنا کیا دیتا امت کا بھی سمیٹ کر چپ رہا۔

اس کے بعد کوئی عقل کا اندھا ہی مرزا غلام قادیانی پر ایمان لانے کی حماقت کریگا

قادیان میں رائل فیملی کے ظلم و ستم کی داستان

ظالم کون اور مظلوم کون؟

مگرمچھ کی طرح خود پر ہونے والے ظلم کے پروپیگنڈہ کی اصل حقیقت

تحریر: جناب عبدالحمید بٹ آف قادیان حال لودھراں

مگر قتل کیسے ہوا۔ بنائے قتل ارادہ و وجوہات قتل (MOTIVE) کیا تھا۔

محمد علی نے تھانیدار کو صرف آشنائی بتایا کہ محمد امین خان مبلغ کو کئی دن پہلے میں نے چوہدری فتح محمد سیال ناظر اعلیٰ کی کوٹھی پر دیکھا تھا۔

مرزائی جماعت روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتی تھی۔ پوسٹر، اشتہارات، مخالفوں کے خلاف دلالوں کی رقمیں، اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنا۔ بہشتی مقبرہ کی آمدنی معمولی نہیں ہے۔ کروڑوں روپے کی آمدنی ہے۔ اور پھر حکومتوں سے رقمیں لے کر ان کے کاز کی اشاعت کرنا ہے۔

بھارت و برطانیہ کی پروپیگنڈہ، اسرائیل کا پروپیگنڈہ وغیرہ وغیرہ، مرزائیوں نے پولیس قادیان کو رام کر لیا۔ پھر فتح محمد سیال عرف فتو سیال ایم اے ناظر اعلیٰ سلسلہ احمدیہ عالیہ پر انگریزی حکومت کی موجودگی میں ہاتھ کون ڈالے۔

نعش پوسٹ مارٹم کے بعد لاوارث قرار دے کر دفن کر دی گئی۔ اور کوئی چالان وغیرہ نہ ہوا۔ اس قتل پر مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے اپنے فیصلہ کا ذکر سرکار بنام امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زیر دفعہ ۸-۱۵۳ میں بخوبی ذکر کیا ہے۔

انجمن انصار احمدیہ قادیان کا قیام!

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے اخلاقی عیبوں کو دیکھ کر شیخ مصری، فخر الدین ملتانی، اور حکیم عبدالعزیز اور کچھ دوسرے لوگوں نے قادیانی مرزائیت سے علیحدگی کا اعلان کر کے انجمن انصار احمدیہ قادیان کا اعلان کیا۔ خلیفہ محمود کو خلافت سے الگ کیا جائے ان کی باہمی پوسٹر بازی ہوئی۔ نمونہ ملاحظہ ہو:

"موجودہ خلیفہ (فرقہ احمدیہ قادیانیہ) سخت بدچلن ہے، یہ تقدس کے پردے میں عورتوں کا شکار کھیلتا ہے۔ اس کام کے لئے اس نے بعض مردوں اور عورتوں کو ایجنٹ رکھا ہوا ہے۔ اس کے ذریعہ یہ معصوم لڑکوں اور لڑکیوں کو قابو میں رکھتا ہے۔ اس نے ایک سوسائٹی بنائی ہوئی ہے۔ جس میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور اس سوسائٹی میں زنا ہوتا ہے"

بحوالہ شیخ مصری سابق ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول قادیان، فیصلہ عدالت ہائی کورٹ، شائع کردہ مولوی محمد علی ایم اے، امیر جماعت احمدیہ لاہور ۹ دسمبر ۱۹۳۷ اور اس پر خلیفہ محمود نے جواب دیا کہ یہ خاندان فحاشی کا مرکز ہیں۔ اس کے جواب میں انصار احمدیہ قادیان نے جواب دیا۔ جو ملاحظہ ہو۔

"چار گواہ" حالانکہ ہم نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ لوگوں کی تمنا ہے کہ جناب مطالبہ کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم سے آپ نے تو ذکر نہیں فرمایا۔ تاہم اگر یہ بات درست ہے تو پھر آپ اس کے لئے تیاری فرمائیں ہم صرف چار گواہ ہی نہیں بلکہ بہت سی شہادتیں لڑکیوں اور لڑکوں کی شہادت بجناب والا کی شہادت پیش کریں گے۔ اگر ہم ثبوت نہ پیش کر سکیں تو جناب کی بریت ہو جائے گی۔ اور ہم ہمیشہ کے لئے ذلیل ہونے کے علاوہ ہر قسم کی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔

حکیم عبدالعزیز سیکرٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان کا ٹریکٹ شائع شدہ ان حالات میں انجمن انصار احمدیہ قادیان کے پہرے داران کی نگرانی میں بائیکاٹ، مقاطعہ و جاسوسی کا عمل سخت کر دیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیانی (جس کا صدر خلیفہ کا بیٹا ناصر احمد آنجہانی تھا) اور اس کے ممبر و حواری کی کوشش سے اس مخالفت کو ختم کروانا تھا۔ اور اس کا خاتمہ کروانا تھا۔ جس کے طبقے بنا گئے تھے۔ جس میں عبدالعزیز عرف جیج بھا نمبری غنڈہ کارخاص، محمد حیات سر فروش، شیرو دلوہار لال دین موچی، عبدالعزیز قلعی گر (جس نے بعد میں فخر الدین کو قتل کیا تھا۔ نذیر مولوی فاضل نذیر محمد مولوی، ظفر محمد وغیرہ تھے۔ شیخ عبدالرحمن مصری کی کوٹھی پر اس کی درخواست پر مولوی عنایت اللہ چشتی امیر مجلس احرار قادیان انچارج نے ۱۲ احرار والنٹیرز کا رات کو پہرہ لگوا دیا اور ڈانگیں اور کلہاڑیاں پہرے داروں کے پاس تھیں۔ تاکہ رات کو حملہ نہ ہو سکے۔ جب بھا نمبری رات کو موقع پر رات کے ۱۲ بجے گیا۔ اور پہریداروں کو دیکھ کر واپس لوٹ گیا۔ اور شیخ مصری کا خاندان قتل سے بچ گیا۔ صبح کو پولیس کی مدد سے نقل مکانی کر لی

فخر الدین ملتانی کا قتل!

فخر الدین ملتانی احمدی قادیانی کی دوکان

چونکہ قادیان مرزائیوں کے خلیفہ مرزا محمود کے محل کو جانے والے اور راستہ مسجد مبارک قادیان کے بین نیچے تھی۔ اس دوکان کا نام احمدیہ کتاب گھر تھا۔ جو مرزائیوں کی تبلیغی کتابوں کی اشاعت کرتا تھا۔ اس کے تعلقات شیخ عبدالرحمن بی اے ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول جو اس کی مکان کے قریب رہتا تھا۔ سے تھے۔ شیخ عبدالرحمن قادیانی مصر میں مبلغ بھیجا گیا تھا۔ جو کچھ واپسی کے بعد (ناظر) ناظر تعلیم و تربیت سلسلہ قادیان تھا۔ حکیم عبدالعزیز بھی سلسلہ احمدیہ کا مبلغ تھا۔ ان تینوں کے باہمی مراسم تھے۔ بعض اخلاقی معاملات میں شیخ عبدالرحمن مصری (جو خلیفہ محمود کے سفر لندن فرانس اٹلی وغیرہ میں یورپین ممالک کے وقت قائم مقام خلیفہ قادیان مقرر کیا جاتا تھا) خلیفہ محمود اور شیخ عبدالرحمن مصری کے اختلافات ہوگئے۔ شیخ مصری نے بعض اندرونی اخلاق کردار کے خطوط کی وضاحت چاہی تھی۔ جسے خلیفہ محمود کو مختلف اوقات میں چٹھیاں لکھیں جن کا جواب مرزا محمود نے اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے نہ دیا۔ چنانچہ فخرالدین ملتانی اور حکیم عبدالعزیز نے چٹھیاں پڑھ کر شیخ عبدالرحمن مصری کا ساتھ دیا۔

خلیفہ محمود کے حکم سے عبدالرحمن مصری فخرالدین ملتانی اور حکیم عبدالعزیز کا بائیکاٹ "مقاطعہ" کردیا۔ اور ان کے خلاف قادیانی مساجد میں اعلان کردیئے گئے۔ اور اخبار الفضل میں ان کے خلاف اشتعال انگیز مضامین چھاپے گئے۔ اور ان کے خلاف توہین خلافت اور ازالہ خلافت کی بناء پر جلسے شروع ہوگئے۔ اور ان کے قتل کا منصوبہ قصر خلافت میں ہوا۔ جس میں قادیانی غنڈوں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ کہ رات ان کو قتل کردیا جائے۔ یہ راز فاش ہوگیا۔ جب اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے فخرالدین ملتانی اور حکیم عبدالعزیز تھانہ چوکی قادیان کو اطلاع کرنے بڑے بازار سے گذر رہے تھے۔ کہ قادیانی غنڈوں نے ان کو گھیر لیا۔ اور عزیز قلعی گر احمدی سیالکوٹی نے فخرالدین ملتانی کے خنجر گھونپ دیا۔ اور عبدالعزیز کی گردن پر خنجر مارا جو اتفاق سے خنجر اس کے کندھے پر لگا۔ اور ہر دو لہولہان ہوگئے۔ چونکہ اس بازار میں دو تین سکھوں، اور کچھ مسلمانوں کی دوکانیں تھیں شور مچنے پر وہاں پہنچے۔ مضروبین کو گورنجیت سنگھ سے پٹی کروائی گئی۔ فخرالدین ختم ہوچکا تھا۔ عبدالعزیز زخموں سے کراہ رہا تھا۔ عبدالعزیز قلعی گر کو چھپا لیا گیا۔ دوسرے دن اخبار الفضل عرف الدجل نے خبر شائع کی کہ مرتدین کا احمدیوں پر حملہ بڑے بڑے بازار والے خبر پڑھ کر حیران ہوگئے۔ کہ اتنا صریح جھوٹ غنڈہ سے غنڈہ بھی نہیں بولتا۔ جو الدجل بولتا ہے۔

مسلمانوں کی عیدگاہ پر حملہ

یہ غالباً ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے کہ مسلمانوں کے قبرستان سے ملحق عیدگاہ تھی۔ جس میں مسلمان شروع ہی سے نماز عید ادا کرتے چلے آرہے تھے۔ پھر آہستہ آہستہ مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کی تبلیغی کوششوں سے دیہات سے بھی لوگ نماز کے لئے آنے لگے۔ اور مرزائیوں کا دہشت اور دباؤ اٹھنا شروع ہوگیا۔ یہ بات خلیفہ قادیان اور اس کی جماعت کو ناگوار گذرنے لگی۔ تو انہوں نے عیدگاہ پر قبضہ کرنے کی ناپاک و مکروہ سکیم بنائی۔ چنانچہ عید کے روز صبح ہی خدام الاحمدیہ کے لٹھ بند والنٹیئرز مرزا ناصر کی سرکردگی میں جنگ بھاٹری کی سپہ سالاری میں عبدالرحمن جٹ قادیانی پادری جنرل پریذیڈنٹ انجمن الاحمدیہ قادیان کی راہنمائی میں مرزائی غنڈوں کا گروہ پہنچ گیا۔ اور مسلمانوں کو وہاں عیدگاہ میں نماز ادا کرنے سے روک دیا۔ مسلمان خالی ہاتھ تھے۔ ان کو یکدم حملہ کا گمان بھی نہ تھا۔ حملہ کرکے مغضوب اور نہتے مسلمانوں کو شدید ضربات پہنچائیں۔ جس پر مقدمہ چلا۔ پادری عبدالرحمن جٹ اور اس کے ساتھیوں کو سزائے قید ہوئی۔ بوڑھا شخص شیخ چراغ دین نامی ضربات کی تاب نہ لاکر فوت ہوگیا۔

۳۲۴-۳۲۵ / ۱۲۸/۱۲۹

مرزائیوں نے عیدگاہ کیساتھ ملحقہ قبرستان پر حملہ کرنا چاہا۔ شیخ چراغ دین کو مسلم قبرستان میں دفنانے نہ دیا۔ مسلمانوں نے شیخ چراغ دین کو اٹھایا۔ اور ۱۲ میل کندھوں پر اٹھا لے گئے۔ اور نعش کو مسٹر کشن ماتھر کی کچہری میں رکھ دیا۔ اور فریاد کی کہ ان کے عیدگاہ اور قبرستان پر مرزائیوں نے قبضہ کرلیا ہے اور دفنانے نہیں دیتے۔ انہوں نے پولیس کی گارڈ بھیجی اور جو قادیان میں مسلمانوں کے قبرستان میں شیخ چراغ دین کو دفن کیا گیا۔ اس پر بٹالہ شہر کے لوگوں نے قبرستان اور مسجد پر بورڈ لگادیئے کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے۔ اس میں مرزائی داخل نہیں ہوسکتا۔ یہ مسلمانوں کا قبرستان ہے۔ اس میں

حدیث شریف کی ایک اہم اور نایاب کتاب
مسند ابی عوانہ
للامام الجلیل ابی عوانہ یعقوب بن اسحٰق الاسفرائنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۶ھ)
پاکستان میں پہلی بار معیاری طباعت عمدہ کاغذ مجلد بندی کے ساتھ منظر عام پر آچکی ہے
قیمت جلد اول دوم : ایک سو اسی روپے (۱۸۰)
ناشر: مکتبہ حسینیہ
قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

مرزائی دفن نہیں ہو سکتا۔ مسلمان ہوٹلوں کے مالکان نے چھپے لگا کر لکھ دیا کہ یہ عیسائیوں مرزائیوں کے لئے جدا برتن ہیں۔ اور پنجاب میں عام مطالبہ ہونے لگا۔ کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ سرکاری طبقہ میں علامہ اقبال اور سر مرزا ظفر علی ریٹائرڈ جج ہائیکورٹ نے مرزائیوں کے خلاف عملی سرگرمیاں دکھائیں۔ انجمن حمایت اسلام سے مرزائیوں کا اخراج ہوا۔

مرزا ناصر احمد صدر خدام الاحمدیہ کا پولیس مقابلہ و گرفتاری

مرزا محمود خلیفہ قادیان عیش و عشرت کا دلدادہ تھا۔ اس نے اپنے بیٹے ناصر احمد کو لندن سے تعلیم دلوائی۔ مرزا محمود کا خاندان گرمیوں میں قادیان چھوڑ کر ڈلہوزی پہاڑ صحت افزا مقام پر رہتا تھا۔ کیونکہ وہ تماش بینیوں کی وجہ سے مرغن غذائیں کھاتا۔ جو ہضم نہ ہوتیں اکثر مریض بن جاتا۔

محمد علی ایم اے لاہوری کی پارٹی کے لیڈر کی بھی ڈلہوزی میں کوٹھی تھی۔ ۱۹۴۲ء کو کسی تفتیش کے سلسلے میں ڈلہوزی جانا پڑا۔ انہوں نے مرزا ناصر احمد صدر خدام الاحمدیہ سے کوئی بات دریافت کرنی تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ جماعتی اشارے پر مختلف جلسوں پر حملہ کر چکی تھی۔ مرزا ناصر احمد اپنے آپ کو ہونے والا خلیفہ (شہزادہ) سمجھتا تھا۔ اس نے پولیس کو پر تشدد دھمکیاں دینی شروع کر دیں اور اپنے کمرے کی تلاشی نہ کرنے دی۔ پولیس محکمہ آفیسرز خدام الاحمدیہ کے ریکارڈ یا دیگر سیاسی ریکارڈ تنظیم و اسلحہ کی دریافت میں تھی ملاد رپ کی جنگ برطانیہ و جرمنی سے جاری تھی۔ اس پر پولیس نے مداخلت کے جرم میں اس کو گرفتار کرنا چاہا۔ تو مرزا ناصر اندر سے آتشیں اسلحہ نکال کر مقابلے کی پوزیشن میں آ گیا۔ اور اس کے حواری بھی مقابلہ کے لئے تیار ہو گئے۔ آخر پولیس نے مرزا ناصر پسر مرزا محمود خلیفہ قادیان کو حراست میں لے لیا۔ اور شیخ نور محمد صاحب ڈپٹی کمشنر کی یقین دہانی پر مرزا ناصر احمد کو رہائی ملی۔ اخباروں میں عام خبریں شائع ہوئیں۔ کہ منکرین جہاد انگریزی کے فرنبردار ذاتی وقار کے لئے جہاد پر کیوں اتر آئے۔

فاضل قصاب کا دردناک قتل

محمد فاضل قصاب ایک نوجوان مسلمان بدوملی ضلع سیالکوٹ کا رہنے والا تھا۔ اس کا بہنوئی مولا بخش قصاب مرزائی ہو کر قادیان میں مسجد اقصیٰ کے دروازے کے سامنے گوشت فروخت کرتا تھا۔ محمد فاضل قصاب بھی چند دن کے لئے بہنوئی کے گھر بطور مہمان اس کے گھر آیا۔ اور مولا بخش کی دوکان پر بیٹھ کر گوشت فروشی میں اس کی مدد کرتا۔ مولا بخش دیہات میں بکرے خریدنے جاتا تو محمد فاضل اس کی دوکان پر بیٹھ کر کام چلاتا۔ چونکہ مرزائیوں نے مسلمانوں کا اقتصادی بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ محمد فاضل ان کی مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے نہ جاتا۔ اور ان کے چھوٹے بڑے افراد کو نہ جانتا تھا۔ مرزائی جماعت کے لوگوں نے باتوں باتوں میں معلوم کر لیا کہ وہ احمدی نہیں ہے۔ اور مرزائیوں کے کارِ خاص (سی آئی ڈی) نے ناظر امور عامہ میں رپورٹ دی کہ محمد فاضل غیر احمدی ہے۔ اور احمدی دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ کہ وہ احمدی ہے۔ اور غیر مرزائی کے ہاتھ کا اور دوکان کا سودا نہیں خریدتے تھے۔ جب تک معاہدہ تجارت کا ناظر امور عامہ اور احمدیہ پریذیڈنٹ قادیان لائسنس فروختگی نہ دے۔ کیونکہ قادیانی سٹیٹ میں محکمہ کارِ خاص سی آئی ڈی سفید کپڑوں میں بھرے شہر کی رپورٹیں محکمہ امور عامہ کے ناظر سید ولی اللہ شاہ جو خلیفہ قادیان مرزا محمود کا سالا تھا۔ اور رپورٹوں پر حکم جنرل پریذیڈنٹ کو لکھتا تھا۔ کہ فلاں کا بائیکاٹ، فلاں کا مقاطعہ، فلاں کا قادیانی جماعت سے اخراج از قادیان کیا جائے۔

محمد فاضل کی محکمہ امور میں طلبی

مسجد اقصیٰ سے ملحقہ قادیانی جماعت قادیان کی سٹیٹ کے دفاتر تھے۔ عام دفاتر تھے۔ یہ بلڈنگ دو منزلہ تھی۔ نیچے جنرل پریذیڈنٹ کا دفتر اور دیگر دفاتر (محکمہ خزانہ، محاسب کا دفتر، تبلیغ، مبلغوں کا دفتر، دفتر اشاعت ٹریکٹ و پوسٹر مخالفین کے خلاف وغیرہ وغیرہ ان دفاتر کے بالکل سامنے تقریباً ۱۲ فٹ گلی کے ساتھ۔ قصر خلافت الموسومہ قصر غلاظت تھا۔ جس میں مرزا محمود اوپر کی منزل میں رہتا۔ ہر قسم کے اخلاقی الزامات اس قصر غلاظت میں ہوتے۔ جہاں ہر طرح سے عیش و طرب مہیا تھا۔ محمد فاضل نوجوان تھا۔ اس کو دفتر امور اوپر بلڈنگ میں بلایا گیا۔ اور اس کو مختلف قسم کے لالچ دے کر مرزائی بنانے کی پیشکش کی۔ مگر اس کی غیرت نے گوارہ نہ کیا۔ جب وہ نہ مانا تو مختلف قسم کی دھمکیاں دی گئیں۔ اور کار خاص کے رضا کاروں

صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس

اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی

فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

نے اس پر ہنٹر برسائے۔ اور اس کو گلے سے پکڑ کر ولی اللہ شاہ ناظر امور عامہ کے حکم سے زدوکوب کیا گیا۔ گلا گھونٹا گیا۔ جس پر اس نے شور مچایا مگر آواز باہر نہ نکل سکی۔ گلا گھونٹنے سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس جرم سے بچنے کے لئے اس کو دوسری منزل سے نیچے تختہ فرش دفاتر کے راستے پھینک کر اس مرزائی ناظر و رضاکار نے شور مچایا کہ محمد فاضل نے خودکشی کر لی۔ اور نعش کو سامنے اپنے دفتر میں رکھ دیا۔ اور اس کو مولا بخش کے ذریعہ دفنانے کا انتظام کرنے لگے۔ کہ راز فاش ہو گیا کہ محمد فاضل کو گلا گھونٹ کر قتل کر دیا گیا۔ کیونکہ بعض ملازمین مرزائی ولی اللہ سے خوش نہ تھے۔ انہوں نے درپردہ مسلمانوں کو دعوت دی۔ مسلمانوں نے تھانہ میں اطلاع اور حکام کو بھی تشویش ہوئی۔ پولیس نے دفاتر کا موقع دیکھا۔ فرش پر خون کے دھبے گرنے کی وجہ جو آتی تھی۔ آفیسر نے موقع دیکھا۔ مگر انگریزی دور میں مرزائیوں کا کیا بگڑ سکتا تھا۔ اور یہ لوگ روپیہ پیسہ خرچ کرنے میں خاصے دلیر واقع ہوئے ہیں۔ پھر معاملہ قتل کا تھا۔ پولیس نے یہ تفتیش ناکام کر دی۔ کہ موقع پر گلا گھونٹنے اور منزل سے گرنے کا کوئی گواہ نہیں ہے۔ اور اس کی خودکشی دو منزلہ مکان کے نیچے چھلانگ لگانے کے بہت سے مرزائی ملازم گواہ بن چکے تھے۔ اس طرح محمد فاضل کا قتل چھپ گیا۔

٭ ربوہ میں قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیاں
٭ وفاقی وزیر مذہبی امور قادیانیت سے متعلق ایک اہم یادداشت

مکتوب فیصل آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گذشتہ روز مقامی سرکٹ ہاؤس میں وفاقی وزیر مذہبی امور خان بہادر خان سے ملاقات کی۔ اور قادیانیوں کے بارے میں چند اہم مسائل پر مشتمل ایک یادداشت بھی پیش کی۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت، ستمبر ۱۹۷۴ء سے قادیانی، مرزائی، غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اور ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد ہے۔ اور وہ اسلامی شعائر بھی استعمال نہیں کر سکتے۔ جبکہ کچھ عرصہ سے ملک بھر سے خصوصاً ربوہ میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کو نذر آتش کرنے اور اسلامی شعائر کی توہین کرنے پر احتجاج کرنے والے مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے چھ مقامات پر دو مسلمانوں کو شہید اور ۱۲ مسلمانوں کو شدید زخمی کر چکے ہیں۔ جس کے سدباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ ربوہ سمیت ملک بھر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس ۸۴ء کی خلاف ورزی پر قصوروار قادیانیوں کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۲۹۸ سی تعزیرات پاکستان مقدمات چلانے کے لئے چاروں صوبائی حکومتوں کو مؤثر احکامات جاری کئے جائیں۔ اور قادیانیوں کے گھروں دکانوں عبادت گاہوں۔ اور دیگر جگہوں پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے آویزاں بورڈ اور تحریریں ہٹائی جائیں۔ کیونکہ دیگر غیر مسلم اقلیتیں عیسائی اپنے گرجا گھروں پر ہندو اپنے مندروں اور سکھ اپنے گوردواروں پر کلمہ طیبہ یا آیات قرآنی نہیں لکھ سکتے۔ اس طرح قادیانی غیر مسلم اقلیت بھی نہیں لکھ سکتے۔ لہٰذا کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کی توہین بند کرائی جائے۔ اور ربوہ میں ایک ہزار ۳۴ ایکڑ اراضی انگریز سودی گورنر پنجاب نے ۱۹۴۸ء میں ربوہ کو الاٹ کی تھی۔ جو بعد میں قادیانیوں کو قسطاً دے کر کروڑوں روپے وصول کر چکے ہیں۔ جبکہ زیر قبضہ پلاٹوں کے مالکان کو حقوق ملکیت نہیں دیئے جاتے بلکہ ان کا پلاٹ بحق انجمن احمدیہ ربوہ بیع کرایا جاتا ہے اگر کوئی قادیانی مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت سے توبہ کر کے مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو قادیانی جماعت اس کا پلاٹ مع تعمیر شدہ مکان ضبط کر لیتی ہے۔ اور اس کو ربوہ سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ اس ضمن میں استدعا ہے کہ انجمن احمدیہ ربوہ کے نام ربوہ کی اراضی کی لیز منسوخ کر کے پلاٹوں پر قابضین الاٹیوں کو مالکانہ حقوق دے کر سرکاری طور پر رجسٹری کر دی جائے تاکہ اسلام قبول کرنے پر ان کے مالکان یا پلاٹ کو ضبط کرنے کا خوف جاتا رہے۔ اس طرح ربوہ کی آدھی آبادی قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام میں داخل ہو سکتی ہے۔ جبکہ بڑے بڑے تمام قادیانی مرزا طاہر سمیت ربوہ چھوڑ کر لندن، جرمنی اور کینیڈا جا چکے ہیں۔ اور جا رہے ہیں۔ ربوہ کا نام تبدیل کر کے حضرت ابوبکر صدیق...

خطبات و مواعظ جمعہ

تالیف مولانا مشتاق احمد عباسی

اگر آپ کسی مسجد کے امام و خطیب یا واعظ مقرر ہیں۔ تو یہ کتاب ضرور خریدیں۔ اس کتاب میں موقع اور وقت کی مناسبت سے سال بھر کے ہر جمعہ کی تفصیلی تقریر اور وعظ ہے۔ ساٹھ مواعظ اور تقاریر کا یہ خزانہ سیکڑوں کتابوں اور رسالوں کا نچوڑ ہے۔ بڑے سائز میں صفحات ۵۸۲، قیمت ۱۲۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ کے۔ ملنے کا پتہ:۔ ادارہ صدیقیہ نزد حسین ڈی سلوا بلڈنگ گارڈن ویسٹ نشتر روڈ کراچی نمبر ۳۔

کے نام پر "صدیق آباد" رکھا جائے جنہوں نے پہلے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کرایا تھا۔ جبکہ ربوہ کے قادیانی سادہ لوح مسلمانوں اور بیرونی ممالک کے لوگوں کو یہ تاثر دیتے تھے کہ ربوہ کا نام قرآن پاک میں قادیانیت کے لئے آیا ہے یعنی یہ ٹیلا ہے پہاڑ اور نقرا بال سے ربوائے چناب کا پانی مراد لیتے ہیں۔ اس طرح لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ (۴) امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد قادیانیوں کا اخبار روزنامہ الفضل ربوہ بند کر دیا گیا تھا۔ جو انہوں نے ۱۴ نومبر ۱۹۸۸ء سے دوبارہ شروع کر دیا ہے۔ جس میں قادیانی مذہب کی غیر قانونی طور پر تشہیر ہوتی ہے۔ اور مرزا طاہر کی لندن میں کی گئی تقاریر شائع کی جاتی ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ روزنامہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔ اور دیگر رسائل اور لٹریچر کی اشاعت بند کرائی جائے۔ (۵) قادیانی بے روزگار مسلمانوں نوجوانوں کو مغربی جرمنی کینیڈا میں ملازمت دلانے کے بہانے قادیانی مذہب کا بیعت فارم پر کروا کر پہلے اس کو مرزائی بناتے ہیں۔ پھر ۲۰ ہزار سے ۵۰ ہزار روپے نقد تک رقم وصول کر کے ویزا دلاتے ہیں۔ ربوہ میں اور سارے ملک میں قادیانی یہ کام بڑے پیمانے پر کر رہے ہیں۔ جس کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کے مطابق مرتد کی سزا قتل مقرر کی جائے۔ تاکہ مسلمانوں کا ایمان بچ سکے۔ (۶) قادیانی جماعت کو محکمہ اوقاف کی طرف سے بیشتر ازیں قرآن پاک چھاپنے کی جو اجازت نامے ۱۹۷۴ء سے قبل جاری کئے گئے تھے۔ اب ان کو منسوخ کر دیا جائے کیونکہ قادیانی آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم ثابت ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں کا قرآن پاک نہ چھاپ سکتے ہیں اور نہ ہی تقسیم کر سکتے ہیں۔ جو زیر دفعہ ۲۹۸ سی جرم ہے جس کی سزا تین سال قید بامشقت اور جرمانہ ہے۔ (۷) چونکہ قادیانی غیر مسلم ہیں اس لئے وہ با

تعلیمی اداروں میں عربی اور اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتے۔ جس کی وجہ سے آئے روز قادیانی تعلیمی اداروں میں قادیانی اساتذہ مردوں اور عورتوں کے لیکچر پر ہنگامے ہوتے رہتے ہیں۔ اور مسلمان طلباء و طالبات کا احتجاج جاری رہتا ہے۔ جس کے سدباب کے لئے ضروری ہے کہ چاروں صوبوں کی حکومتوں کو احکام جاری کئے جائیں کہ جن قادیانی اساتذہ عربی یا اسلامیات کا مضمون پڑھاتے ہیں ان پر پابندی لگائی جائے۔ اور ان کو کوئی دوسرا

قادیانی چیف سیکرٹری

د۔ف۔ع۔ ہوگیا

کراچی: سندھ کے چیف سیکرٹری کنور ادریس کا تبادلہ ہوگیا۔ بینکرز ایکویٹی لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر عبدالکریم لودھی نے سندھ کے نئے چیف سیکرٹری کے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے جب کہ کنور ادریس کو مسٹر لودھی کی جگہ بینکرز ایکویٹی کا منیجنگ ڈائریکٹر مقرر کیا گیا ہے۔ عبدالکریم لودھی ایک سینئر سول سروس ہیں جو گزشتہ ۲۲ برس سے صوبہ سرحد، بلوچستان اور سندھ میں اہم عہدوں پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

مضمون دے دیا جائے۔ تاکہ اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کی توہین نہ کر سکیں۔ اور قادیانی مذہب کی تبلیغ بند ہو سکے۔ (۸) پاکستان کی تینوں مسلح افواج میں قادیانی ۲۲۸ افسر ہیں۔ جو ترقی پا کر جنرل بنیں گے۔ جبکہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے قائل ہیں۔ اور پاکستان کے دشمن ہونے کے علاوہ مرزا غلام قادیانی کے احکام پر عمل کرتے ہوئے جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ جس پر وہ کاربند ہیں جبکہ سابقہ دور میں دو مرتبہ قادیانی ملک پر قبضہ کرنے کا خواب دیکھ چکے ہیں۔ اگر آئندہ کبھی مارشل لاء لگا تو یہ قادیانی افسر عدالتوں کے سربراہ بھی ہوں

اور ایڈمنسٹریٹر وغیرہ بھی بن سکتے ہیں۔ لہٰذا ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر تمام قادیانی افسران کو فوج سے نکالا جائے۔ اور اس وقت تک ان کے اور دیگر سپاہیوں کے کھانے کے برتن الگ کرائے جائیں یعنی ان کا میس غیر مسلموں کی طرح الگ کیا جائے۔ (۹) وفاقی اور صوبائی حکومتوں میں اہم کلیدی عہدوں پر جو قادیانی افسر ۱۷ گریڈ سے اوپر کے تعینات ہیں ان کو بلاتاخیر علیحدہ کیا جائے۔ تاکہ قادیانی جھوٹی نبوت اور اس کے پیروکاروں کا خاتمہ ہو سکے۔ کیونکہ قادیانی نبوت ان افسروں کے ذریعے زندہ ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔ (۱۰) پاکستان کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر قادیانی غیر مسلم نسیم احمد سفیر برائے پاکستان اقوام متحدہ کو بلاتاخیر الگ کیا جائے۔ کیونکہ یہ شخص پاکستان کے اہم راز بغاوت کر کے بھارت اور اسرائیل وغیرہ پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ قادیانی اور مرزا طاہر احمد پاکستان اور عالم اسلام کے دشمن ہیں۔ اور اسرائیل و بھارت کے ایجنٹ ہیں (۱۱) ملک کے تحفظ اور ایٹمی توانائی کے اداروں کے تحفظ کے لئے اسرائیل اور بھارت کے ایجنٹ اور امریکہ کے جاسوس قادیانی غیر مسلم سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان میں اٹامک انرجی کمیشن کے تحت کسی آسامی پر تعینات نہ کیا جائے۔ (۱۲) کچھ عرصہ سے قادیانی اور ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی اور غیر مسلم سائنسدان دنیا کے مایہ ناز مسلمان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کامیابیوں سے حسد کی آگ میں جل کر ان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ اور اس کو موجودہ عہدہ سے ہٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اور ڈاکٹر عبدالقدیر کو کہوٹہ سے نکالنے کے لئے قادیانی اور یہودی و بھارتی لابی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ تاکہ بھارت کے ہاتھ مضبوط ہو سکیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی جان و مال عزت و آبرو کا مکمل تحفظ کیا جائے۔ تاکہ پاکستان

سے مرعوب نہ ہو سکے۔ (۱۴) قادیانی لابی کچھ عرصہ سے پاکستان میں شیعہ سنی مسئلہ پیدا کر کے پاکستان کے امن اور سالمیت کو تباہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور گذشتہ محرم الحرام کے موقعہ پر بھی ناکام کوشش کر چکی ہے۔ اور فیصل آباد، کراچی اور چنیوٹ میں بھرپور سازش کر کے کشیدگی بڑھانے میں کامیاب رہی ہے۔ اور جانی و مالی نقصان بھی ہو چکا ہے۔ چونکہ ربوہ فیصل آباد اور چنیوٹ کے نزدیک ہے۔ اور فیصل آباد ڈویژن میں شامل ہے۔ جبکہ ربوہ کی قادیانی لابی شیعہ سنی تنازعہ کی آگ کو بھڑکا کر سارے ملک کو اس کی لپیٹ میں لانے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ جس کی روک تھام کے لئے فوری اور موثر اقدامات بروئے کار لائے جائیں۔ تاکہ قادیانیوں کی مذموم منصوبہ ناکام ہو سکے۔ (۱۵) چونکہ ربوہ فیصل آباد ڈویژن میں شامل ہے۔ اس لئے قادیانی اپنے تحفظ کے لئے ایک ڈی ایس پی۔ سی آئی اے سٹاف فیصل آباد حمید اللہ قریشی قادیانی غیر مسلم سالہا سال سے تعینات کو تبدیل نہیں ہونے دیتے۔ جس کی وجہ سے قادیانیوں کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں ہیں۔ اور علماء کرام اور دینی حلقے کئی مرتبہ احتجاج کر چکے ہیں۔ مگر تبادلہ کرنے کے بعد پھر روک دیا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ وفاقی حکومت کیطرف سے بھی صوبہ پنجاب کے چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری کو اس قادیانی ڈی ایس پی کے تبادلے کے بارے میں لکھا جائے ——

لڑکیوں کی اخلاقی تربیت کی ضرورت

مرسلہ: احسان اللہ بزدار پتوں عاقل

- جب لڑکی بالغ ہو اس کو پردے کے تمام احکام و مسائل بتا دیئے جائیں۔ کہ کس کس سے پردہ کرنا ہے اور کون محرم ہے اور کون نامحرم یہ سب مسائل بہشتی زیور میں ملیں گے۔
- زیور اور لباس کے زیادہ اہتمام سے نفرت دلانے، اتنا لکھنا سکھا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب لکھ سکیں۔ تاکید کرو کہ جو زیور پہن رکھا ہے۔ رات کو سوتے وقت اور صبح اٹھتے وقت دیکھ بھال لیا کرو۔
- چلا چلا بولنے سے روکو اگر چلا کر بولو تو ڈانٹو۔ ورنہ عادت بن جائے گی۔ زیادہ تنگ چوڑی بہت تکلیف کے کپڑوں کی عادت نہ ڈالو، ناخن پالش ہرگز نہ لگانے دو، کیوں کہ ناخن پالش لگانے سے ناخنوں کے نیچے پانی نہیں پہنچتا۔ اور وضو نہیں ہوتا۔ آدھی آستین والی قمیض پہننے سے منع کرو۔ جو لڑکیاں آزاد خیال بے پردہ بازاروں میں پھرتی ہوں چاہے وہ رشتہ دار ہوں یا نہ ہوں۔ لڑکیوں کو ان کے ساتھ میل جول کرنے سے بچا رکھو۔
- جو استانی اچھی اور نیک اور صالح ہو اس سے بچیوں کو تعلیم دلاؤ۔ دین شریعت سے آزاد اور مردوں سے ناجائز تعلقات گانٹھنے والی عورت سے تعلیم مت دلاؤ۔ ایسی استانی کے اخلاق کا اثر لڑکی پر بہت بد پڑتا ہے۔

نونہالان ختم نبوت

بے حیائی کا پھیلانا زوال کا باعث ہے

شفقت حسین مہانڑی (کالا نان)

"بے شک جو لوگ ایمانداروں میں بدکاری پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کیلئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب تیار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے" (سورۃ النور آیت) •

اور انہیں چھوڑ دو جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا۔ اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا ہے۔ اور انہیں قرآن سے نصیحت کرو۔ تاکہ کوئی اپنے کئے میں گرفتار نہ ہو جائے۔ کہ اس کے لئے اللہ کے سوا کوئی دوست اور سفارش نے والا نہ ہو گا۔ اور اگر دنیا بھر کا معاوضہ بھی دے گا۔ تب بھی اس سے نہ لیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اپنے کئے میں گرفتار ہوئے ان کے پینے کے لئے گرم پانی ہو گا۔ اور ان کے کفر کے بدلہ میں دردناک عذاب ہو گا۔

(سورۃ انعام آیت ۷۵)

بے شک کان آنکھ اور دل کے بارے میں بازپرس ہو گی۔ (سورۃ بنی اسرائیل)

ارشاد نبوی:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت میں بعض لوگ زمین کی میں غرق ہوں گے۔ اور ان کی صورتیں بھی مسخ ہوں گی۔ یہ عذاب تب ہوں گے۔ جب گانے والی عورتیں اور آلات لہو (باجہ وغیرہ) ظاہر ہوں گے اور فرمایا گانے اور باجوں سے مجھ میرے رب نے مجھے ہاتھ اور منہ سے بجائے جانیوالے ہر قسم کے باجوں کو مٹا دینے کا حکم دیا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر لعنت فرماتے ہیں۔ جو لوگ گانے بجانے کا کام کرتے ہیں۔ یا اپنے گھروں میں اس کا اہتمام کرے۔ اور آپؐ نے فرمایا حیا اور ایمان دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے رہتے ہیں۔ جب دونوں میں سے ایک اٹھا لیا جائے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔

ختم نبوت کے بارے میں معلومات

مرسلہ :۔ محمد الطاف سحر جاصلپوری

- مسئلہ ختم نبوت کے حق میں سب سے پہلی آواز خلیفہ راشد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اٹھائی۔
- خلیفہ اول نے ۱۳ ہزار جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لشکر جرار جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے مقابلے کے لئے روانہ کیا
- ختم نبوت کے عظیم الشان مشن پر جانے والے اس عظیم لشکر نے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت میں فتح پائی۔ مسیلمہ قتل ہوا۔
- ختم نبوت کے بارے میں لڑی جانے والی اس سب سے پہلی لڑائی میں ۱۲۰۰ صحابہ رضی اللہ عنہم جن میں ۷۰۰ بہترین قرآن کے قاری تھے۔ شہید ہوئے۔
- عہد حاضر کے جھوٹے مدعی مرزائے قادیان کے علاوہ پچھلے کسی جھوٹے نبی کی امت کے سوائے "بہاء اللہ ایرانی" کے چند افراد بھی باقی نہیں رہے۔
- حضرت مسیح علیہ السلام کی پیش گوئی انجیل میں درج ہے۔ کہ میرے بعد آٹھ جھوٹے مسیح پیدا ہوں گے۔ جن میں آٹھویں نمبر پر مرزا قادیانی ہے۔
- آج تک چھ جھوٹے مدعیان نے اپنی اپنی امتوں کے قیام اور لاکھوں مریدوں کے باوجود ختم نبوت کا اقرار کر کے توبہ کر لی ہے

(ماخوذ :۔ عقیدہ ختم نبوت اور اسلام)

نجات کی توقع

المرسل :۔ محمد عبد الرحمن جامی نقشبندی

خواجہ احمد بن ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ زمین پر بیٹھے تھے۔ لوگ ان کے پاس سے گذرتے اور انہیں حساب کتاب میں محو دیکھ کر کوئی سوال کئے بغیر آگے گزر جاتے۔ ایک شخص ان کے پاس رک گیا۔ اور جھک کر دیکھنے لگا کہ آخر وہ کیا لکھ رہے ہیں۔ اس نے دیکھا زمین پر دور دور تک ہندسوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ کسی چیز کا حساب کر رہے تھے۔ ایک شخص نے پوچھا حضرت آپ کس شئے کا حساب کر رہے ہیں۔ خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے سر اٹھا کر اس شخص کی طرف دیکھا۔ اور کہا کہ میں سوال حل کر رہا ہوں۔ اس شخص نے کہا مجھے علم ریاضی سے بڑی دلچسپی ہے۔ سوال بتائیں۔ شاید حل کر سکوں۔

خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا۔ سوال حل کر چکا ہوں البتہ سوال اور اس کا جواب تم بھی سن سکتے ہو۔ پھر زمین پر لکھے ہوئے ایک ہندسے ۶۰ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ یہ میری عمر کا ہندسہ ہے۔ اس وقت میری عمر ۶۰ سال ہے۔ ساٹھ سال کے ہزار چھ دن بنتے ہیں۔ اگر جھوٹ، غیبت، آزاری، اور اللہ کریم کی عبادت میں غفلت، تاخیر اور سستی جیسے پانچ گناہ ہر روز سرزد ہوئے ہوں تو گویا اب تک میں ایک لاکھ آٹھ ہزار گناہوں کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ اس کے بعد رقت آمیز لہجے میں بولے اور جس شخص کا نامہ اعمال اس حد تک سیاہ ہو چکا ہے۔ وہ کس طرح نجات کی توقع کر سکتا ہے۔ یہ کہہ کر خواجہ احمد زار و قطار رونے لگے۔

مکتوب بھکر

نمائندہ ختم نبوت

قادیانی ڈاکٹر دین محمد زبیری کو تنہا خیال نہ کریں۔ اگر انہوں نے ہمارے رضا کار کے خلاف کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو ان کا حشر برا ہوگا۔ یہ الفاظ مولانا محمد عبد اللہ صاحب جامع مسجد عمر فاروق اور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پنجاب نے نماز جمعہ میں کہی۔ وہ بھکر کے دو قادیانیوں کی دفعہ ۲۹۸ کی گرفتاری کی تفصیل خطبہ میں بتا رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ قادیانی اب بھکر میں یہ جرات نہیں کر سکتے۔ کہ اپنے کو مسلمان لکھیں۔ یا اپنا مذہب اسلام ظاہر کریں۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی ان کے لئے اللہ کا عذاب بن کر نازل ہو چکا ہے قادیانیت کے خلاف جو قدم ڈاکٹر اٹھائیں گے۔ ہم ہر طرح ان کے ساتھ ہیں۔ ہم اپنے ہر کام پر ختم نبوت کے عقیدے کے تحفظ کو مقدم سمجھتے ہیں۔ اور اس مشن کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار ہیں۔ آپ نے سامعین سے کہا کہ بھکر شہر میں قادیانیوں کا ہر طرح بائیکاٹ اپنا دینی فریضہ سمجھیں۔ انشاء اللہ قیامت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت بھی اسی عقیدے کے تحفظ میں مضمر ہے

بھکر۔ بھکر ڈگری کالج سے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں اطلاع پہنچی۔ کہ ایک قادیانی لڑکے نے فرسٹ ائیر میں داخلہ لیا ہے۔ اور اپنا مذہب اسلام درج کرایا ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر نے دین محمد فریدی ناظم مجلس کو تحقیق حال کے لئے کالج بھیجا۔ تحقیق حال سے معلوم ہوا۔ کہ عبد القدیر اسلم رول نمبر ۱۰۹ ولد عبد اللطیف پکا قادیانی ہے۔ اور فارم پر اس نے مذہب کے خانہ میں اسلام درج کرایا ہے اور اس کے باپ نے اس فارم پر سرپرست کے طور پر دستخط کئے ہیں۔ فارم کی فوٹو کاپی حاصل کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے فیصلے کے مطابق دین محمد فریدی نے ان باپ بیٹوں کے خلاف دفعہ ۲۹۸ ۔ ج کی خلاف ورزی کے بارے میں پولیس میں رپٹ

باقی صفحہ ۲۶ پر

بقیہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لازوال کامیابی کا راز

اس پر راضی رہ کر تو سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔ امانتدار تاجر نبیوں، صدیقین، شہیدوں اور صالحین کے ساتھ درجہ عالیہ حاصل کریں گے۔

دراصل اسلام دنیاداری سے نہیں روکتا بلکہ امور دنیا کو احسن طریقوں پر انجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔ وہ اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ انسان ناجائز ذرائع سے رقم بٹورنے پر کمربستہ ہو جائے۔ اس میں نبی کریمؐ کی یہ حکمت پنہاں ہے کہ اگر دین اسلام کے اصولوں کو ترک کر کے دنیاداری کی جائے گی تو معاشرہ یقیناً معاشی، سماجی اور سیاسی بحران و بدحالی کا شکار ہو جائے گا۔ بنا بریں کہا گیا ہے کہ دنیا ہاتھ میں رکھنے کی چیز ہے، جیب میں رکھنے کی چیز ہے لیکن دل میں رکھنے کی چیز نہیں۔

غرض نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مہتم بالشان عمل کی لاثانی کامیابی سے ثابت کر دیا کہ ایک اچھے اور مثالی معاشرے کی سب سے بڑی خوبی افراد کا عدل اور باہمی حسن سلوک ہے۔ اسی کے ذریعہ افراد کے مابین محبت و یگانگت کے رشتے استوار ہوتے ہیں اور وہ ایک دوسرے کے ہمدرد اور دمساز ہو کر رہتے ہیں۔ نہ کوئی کسی پر ظلم و زیادتی کرتا ہے اور نہ سنگدلانہ برتاؤ۔ بہترین معاشرے میں اہل ثروت غریب اور ضرورتمند اشخاص کو کسمپرسی میں نہیں چھوڑتے اور اثر و رسوخ اور طاقت کے مالک عناصر کمزوروں کو نظرانداز نہیں کرتے بلکہ انکی کفالت، معاونت اور دستگیری کرتے ہیں۔

المناک حالات جو کسی معاشرے پر طاری ہوتے ہیں اس کا سبب باہمی حسن سلوک اور عدل کا فقدان اور ظلم و برائیوں کا وجود ہوتا ہے اور یہ حالت اس وقت زور پکڑتی ہے جب افراد تکبر اور خود غرضی کا مظاہرہ کریں۔ وہ اپنی ذات اور مفادات کو ہر وقت فوقیت دیں مگر اپنے بھائی کا کچھ خیال نہ کریں بلکہ اسے اپنی اغراض کی بھینٹ چڑھانے سے بھی دریغ نہ کریں۔ علاوہ ازیں خود کو عقل کل اور ارفع و اعلیٰ تصور کریں اور دوسرے افراد کو حقیر و کمتر گردانیں۔ جب یہ بدترین صورتحال کسی

معاشرے کو اپنے پنجہ میں جکڑ لیتی ہے تو کوئی دنیاوی قانون، دنیاوی قوت اور دنیاوی نظام اس معاشرے کو تباہ و برباد ہونے سے نہیں بچا سکتا الا یہ کہ وہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق سورۃ نحل کی مذکورہ آیت کریمہ کی تعمیل پر صدق دل سے کمربستہ ہو جائے۔

بشکریہ قرآن الہدیٰ

بقیہ: حسین احمد مدنی

کی اتنی دیر ٹھہریں کہ مزید کھانے کا انتظام کر لوں حضرت مدنیؒ نے فرمایا کہ یہی کھانا کافی ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کے ارشاد کے مطابق تمام روٹی سالن آپ کے پاس لا کر رکھ دی گئی۔ روٹیوں پر ایک کپڑا ڈھک دیا گیا اب حضرتؒ اپنے ہاتھ سے کھانا نکال نکال کر دیتے رہے مولانا عبدالسمیع صاحب قسم کھا کر فرماتے تھے کہ وہی کھانا سب کو کافی ہو گیا گھر والوں نے بھی کھا لیا اور کچھ بچ بھی گیا۔

(الجمعیۃ شیخ الاسلام نمبر ص ۱۵۱)

اللہ پاک ہم سب کو حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

بقیہ: آپ کے مسائل

کا کفارہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ کیا پیسے بھی کسی کو دیئے جا سکتے ہیں تو کتنے دینے چاہئیں یا ایک ہی آدمی کو ۶۰ مرتبہ کھانا کھلایا جائے؟

نمبر۲۔ آج کل جبکہ مٹی عموماً میسر نہیں ہوتی ہے لیکن لوگ کیونکہ نفاست پسند ہیں۔ اس لئے استنجاء کے لئے ٹشوز یعنی ٹائلٹ رول استعمال کرتے ہیں کیا یہ درست ہے۔

چوہدری محمد یعقوب شاہ جھنگ صدر

جواب۔ روزہ توڑنے کا اصل کفارہ یہ ہے کہ دو مہینے کے پے درپے روزے رکھے جائیں۔ اگر بیماری یا کمزوری کی وجہ سے روزے رکھنا ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے اگر مسکین کو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اسکی قیمت (تقریباً سات روپے) دیدی جائے تب بھی جائز ہے۔ نمبر۲۔ ٹشو پیپر کا استعمال جائز ہے۔

بقیہ: بھکر کے مسائل

درج کرا دی۔ پولیس نے قانونی کارروائی مکمل کر کے چالان کیا۔ اور عبداللطیف مومن اور اس کے لڑکے عبدالقدیر باسط کو دفعہ ۲۹۸ c کی خلاف ورزی پر گرفتار کر لیا۔ یاد رہے کہ عبداللطیف مومن بھکر قادیانی جماعت کا بہت بااثر آدمی ہے۔ اور سخت متعصب قسم کا قادیانی ہے۔ ان دو قادیانیوں کی دفعہ ۲۹۸ c کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتاری سے شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی رات گئے تک دفتر ختم نبوت بھکر میں مبارکباد دینے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔

تحفظ ختم نبوت کی پہلی موضوعاتی تاریخ
جدوجہد آزادی کے نامور سپوت
زاہد منیر عامر
کا ایک گرانقدر تحقیقی شاہکار
نقوش جاوداں
● امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی تحفظ ختم نبوت کے لیے خدمات کی تفصیل پر مشتمل پہلی کتاب ● قادیانی تحریک کا تہذیبی اور سماجی پس منظر ● تحریک تحفظ ناموس رسالت، تحریک کشمیر، تحریک قادیان، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ اور قومی جدوجہد کے دیگر ادوار کا تفصیلی محاکمہ ● قادیانی تحریک کے سلسلہ میں ایک عہد کے افکار کا بھرپور خاکہ ——— قیمت ۳۰/- روپے
نیز رد قادیانیت اور تحریک ختم نبوۃ کے متعلق مرقسم کی اردو و انگلش کتب دستیاب ہیں
المحمود اکیڈمی عزیز مارکیٹ • اردو بازار • لاہور

بقیہ :- بزم

ہوتی ہیں۔ لیکن رشوت کے لئے پیسہ نہ ہونے پیران کی کسی محکمہ میں شنوائی نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس ایسے افراد کو اونچے عہدوں سے نوازا جاتا ہے۔ جو دشمنان اسلام ہیں اور اپنا جائز طریقے سے کمائی ہوئی دولت بطور رشوت دے کر اچھے عہدوں پر فائز ہو جاتے ہیں۔ یہ کہاں کی شرافت ہے کیا آخری نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کا یہی شیوہ ہے؟ کیا ان حالات میں ایسے برے وقت میں دشمنان اسلام کے ہاتھ ہمارے گریبانوں تک نہیں پہنچ سکتے؟ کیا یہی مسلمانی ہے؟ خدارا! اسلام کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے پاکستان کی مسلم عوام سے کئے گئے وعدے پورے کئے جائیں نیز بے روزگاری کے خاتمے کے لئے غریب طلباء کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے نوکریاں دلوائی

خدمات قابل تعریف ہیں

محمد زکریا مستونگ بلوچستان

الحمد للہ تقریباً ایک دو سال سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ بتوسط حافظ عبد الرزاق اور دوسرے ساتھیوں کو بھی پڑھنے کی دعوت دیتا ہوں۔ ہر شمارہ کے بعد نئے شمارہ کا انتظار رہتا ہے اور پڑھ کر میرے دل سے خصوصی دعائیں نکلتی ہیں۔ حقیقت ہے آج کل کے دور میں یہ عظیم الشان جہاد قلمی ہے۔ اور بہت بڑی قربانی ہے۔ اور آپ حضرات کی یہ خدمات قابل تعریف ہیں۔ اور میں آپ سب کو ان خدمات پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

کوئی رسالہ کا مقابلہ نہیں

ایک قاریہ از جھنگ

میں سب سے پہلے اپنے رسالہ ختم نبوت کی تعریف کرتی ہوں۔ یہ رسالہ مجھے بہت پسند ہے۔ یہ رسالہ مرزائیت پر ایٹم بم سے کم نہیں۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم ختم نبوت کے دفتر میں کام کرنے والوں کو مزید جوش، استقلال اور قوت عطا فرمائے رب العزت ہمارے راہنما مولانا خان محمد صاحب کو ہزاروں سال کی زندگی عطا فرمائے۔ اور ہماری زندگی بھی مولانا کو لگا دے۔ حضرات ان کی محنت اور شفقت ہیں رسالہ رات دوگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔

یہ رسالہ مجھے ایک مخلص سہیلی کی وساطت سے ملا تھا۔ پھر کبھی کبھار مل جاتا۔ لیکن کبھی اتنی توجہ نہ دے پائی تھی۔ آہستہ آہستہ رسالہ دل میں گھر کرتا گیا۔ اور اب میں اس رسالہ کی مکمل طور پر قاریہ ہوں۔ بلکہ جب تک نیا رسالہ نہیں آتا بے چینی رہتی ہے۔ جب یہ رسالہ ملتا ہے تو ایک ہی نشست میں ختم کر لیتی ہوں۔ بڑی خوشی ہوتی ہے۔ یہ رسالہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے۔ بزم میں خطوط کی کمی ہے۔ کیا کم خط آتے ہیں۔ یا صفحات کی کمی ہے۔ کیا وجہ ہے؟

مرزا کی ”دعوت مباہلہ کی“ قبولیت کے بعد جوابی چیلنج

• خواجہ محمد مصباح الدین راٹھور ایم اے

آسیدان میں چھپتا کیوں ہے طاہر آ
اب چلمن سے بے کیوں لگتا طاہر آ
دعوت دیکر دین حق کے شیروں کو
بل میں گھس بیٹھا ہے چوہے باہر آ
جھوٹی تاویلوں سے اب نہ کام چلے
سامنے اب اے مکر وفن کے ماہر آ
گیدڑ بھبکی دیکر کیوں چپ سادھی ہے
خول سے باہر اے خود ساختہ قاہر آ
ضرب کلیمی کا نظارہ سب دیکھیں
روبرو مصباح فرعونی ساحر آ

بقیہ :- اداریہ

میں مراقبہ کیا ہے کہ یہ رشتہ تیرے لیئے باعث برکت ہوگا۔ لڑکی کے باپ نے اپنے دل پر جبر کر کے یہ رشتہ قبول کر لیا نکاح ہوا مرزا ناصر بنی مون منانے اسلام آباد گیا جہاں ایک دن ختم نبوت کا جلسہ ہو رہا تھا مولانا اللہ وسایا نے جب مرزا محمود کی عیاشیوں کے قصے حوالہ سناتے تو مرزا ناصر حواس قائم نہ رکھ سکا فوراً دل کا دورہ پڑا اور مرگیا۔

• مرزا ناصر کی لڑکی نے حال ہی میں ایک شادی رچائی ہے یہ شادی کیسی تھی؟ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قادیانی اخبار الفضل جو ولادت شادی بیاہ، امتحان میں کامیابی اور دیگر چھوٹی چھوٹی خبریں شائع کرتا رہتا ہے۔ وہ بھی اس خبر کو ہضم کر گیا حالانکہ ربوہ کے ہر گھر میں آج کل مرزا ناصر کی بیٹی ہی موضوع بحث ہے۔

ڈال فیملی کی عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی داستان طویل ہے یہ اثرات مرزا قادیانی سے لے کر مرزا طاہر اور خاندان کے دوسرے تمام افراد میں موجود ہیں چونکہ پاکستان میں رہ کر یہ دھندہ چلانا مشکل تھا اسی لیئے مرزا طاہر لندن بھاگ گیا یورپ کا معاشرہ اتنا بگڑ چکا ہے کہ اب وہاں جرم کو جرم ہی نہیں سمجھا جاتا (یورپ کے معاشرے پر ہم رسالہ ختم نبوت میں کئی مرتبہ رپورٹیں اور مضامین بھی شائع کر چکے ہیں) یہ ماحول مرزا طاہر کو راس آچکا ہے اور وہاں لندن سے دور ایک بستی بھی قائم کر لی جس کا ”اسلام آباد“ کا نام دینا زیادہ مناسب ہے مرزا طاہر ہی موقوف نہیں وہاں قادیانیوں کے بڑے بڑے سور اور شراب فروخت کرتے ہیں سور کا گوشت بیچتے ہیں عیاشی اور بدمعاشی کے لیے ہوٹل خرید رہے ہیں۔

جیسا کہ ایک رپورٹ سے ظاہر ہے جو ہمیں حال ہی میں موصول ہوئی ہے۔

(جس پر ہم آئندہ کسی اشاعت میں اظہار خیال کریں گے)

الغرض قادیانیوں کی سابقہ تاریخ اور گھناؤنے کردار کو دیکھ کر اب پاکستان کے عوام بلکہ خود قادیانی بھی اس نتیجہ پر پہنچ چکے ہیں کہ مرزا طاہر کا یہاں سے بھاگنا امتناع قادیانیت آرڈیننس کی وجہ سے نہیں بلکہ عیاشیوں اور بدمعاشیوں کے لئے تھا جس کے لیے برطانیہ سے زیادہ موزوں جگہ اور کوئی نہیں۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
Registered No. M-16o

روزنامہ جنگ کا مقبول عام سلسلہ

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

حصہ اوّل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

صفحات ۴۰۰

کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے

قیمت ۱۵۰ روپے

- دلچسپ مسائل، معرکۃ الآراء سوال وجواب کا نہایت مفید اور عام فہم انداز کا مجموعہ ۔ اہم ترین اضافوں کے ساتھ۔
- ایمان، عقائد، اجتہاد، تقلید، محاسن اسلام، علامات قیامت، عقیدۂ ختم نبوت، عذابِ قبر اور توہم پرستی وغیرہ ایسے بہت سے عنوانات پر مشتمل شافی جوابات کا اپنی نوعیت کا بے مثال فتاویٰ جس کا بے تابی سے انتظار تھا۔
- کمپیوٹر کی کتابت، عمدہ طباعت اور رنگین جلد میں دیدہ زیب ٹائیٹل کے ساتھ طلباء و تاجران کیلئے خصوصی رعایت۔

مکتبہ بینات

جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵